72

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،30-مارچ2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ اینڈاربن ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون(دوسری ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب،2012

ایک وزیر مسودہ قانون (دوسری ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب ،2012ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پردوبارہ غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)کچی آبادیاں پنجاب2012(مسودہ قانون نمبر3بابت2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ8مارچ2012کواسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم)کچی آبادیاں پنجاب 2012 کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طورپرزیرغورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کچی آبادیاں پنجاب2012،جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی)کے تحت اسے واپس بھجوایا،کوگورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیرغورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

73

2۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 7 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 56 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 7 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

74

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر 54 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بید خل اشخاص 2011
(مسودہ قانون نمبر 53 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک و بیدخل اشخاص 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک وبے دخل اشخاص 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011(مسودہ قانون نمبر52بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (تنسیخ)(توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

75

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011
(مسودہ قانون نمبر49بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

قاعدہ243 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ پنجاب میں توانائی کے بحران پر بحث کی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قاعدہ 243 کی متعلقہ دفعات قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت پنجاب میں توانائی کے بحران کے سلسلے میں تجاویز پر مشتمل اساسی تحریک (قرارداد) لانے کے لئے مستثنیٰ ہوں گی۔

ایک وزیر پنجاب میں توانائی بحران کے سلسلہ میں تجاویز پر مشتمل اساسی تحریک (قرارداد) پیش کریں گے۔

76

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،30۔مارچ2012

(یوم الجمع،6۔جمادی الاوّل1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام 4بج کر54منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٤١﴾
يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾
إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾

سورة النّٰازعَات آیات39 تا45

اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے(39)اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا(40)اس کا ٹھکانہ بہشت ہے(41)(اے پیغمبرؐ لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا؟(42) سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟(43)اس کا منتہا(یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو(معلوم ہے)(44) جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر سنانے والے ہو(45)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
میں فخریِ فکر دنیا آخرت سب بُھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران! آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں طے پایا ہے کہ وقفہ سوالات اور دیگر ایجنڈا پر موجودہ بزنس کو التواء میں رکھتے ہوئے سب سے پہلے توانائی کے مسئلہ پر قرارداد پیش ہو گی۔ اس کے بعد ونج ایوارڈ سے متعلق وزیر قانون اور راجہ ریاض احمد قراردادیں پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی اجازت چاہتے ہیں۔ وزیر قانون قواعد کی معطلی کے لئے تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the relevant provisions of rule 243 be dispensed with under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for taking up a substantive motion(Resolution) containing proposals in respect of "Energy Crisis" in the Punjab."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the relevant provisions of rule 243 be dispensed with under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for taking up a substantive motion(Resolution) containing proposals in respect of "Energy Crisis" in the Punjab."

The motion moved and the question is:

> "That the relevant provisions of rule 243 be dispensed with under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for taking up a substantive motion(Resolution) containing proposals in respect of "Energy Crisis" in the Punjab."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

صوبوں میں گیس و بجلی کی منصفانہ تقسیم سے متعلقہ دیگر مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کا انڈسٹری میں 60 فیصد حصہ ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ پورے ملک کی ترقی پنجاب کی صنعتی اور زرعی ترقی کے ساتھ منسلک ہے۔ حالیہ لوڈشیڈنگ پر معزز ایوان سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس تلخ حقیقت کے پیش نظر یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

1۔ صوبوں میں گیس اور بجلی کی تقسیم منصفانہ بنیادوں پر کی جائے۔

2۔ سرکلر ڈیبٹ کے مسئلے کا جلد از جلد دیرپا اور مستقل حل نکالا جائے۔

3۔ نااہل اور اہل DISCOs کو ایک ہی پیمانے میں تولنے کی بجائے DISCOs کے لئے جزا اور سزا پر مبنی مضبوط سسٹم اپنایا جائے اور ہر DISCOs کو مالی کارکردگی اور efficiency کی بنیاد پر NTDC بجلی فراہم کرے۔

4۔ پن بجلی کے منصوبوں کو مناسب اور فوری فنڈنگ دی جائے تاکہ تیل پر منحصر مہنگی بجلی اور لوڈشیڈنگ سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے۔

5۔ ایران کے ساتھ گیس کی ترسیل کے معاہدے اور LNG کی درآمد کے منصوبوں پر فوری عملدرآمد کروایا جائے۔

6۔ موجودہ گیس کو ترجیحی بنیاد پر صرف انڈسٹری اور بجلی کی پیداوار کے لئے استعمال کیا جائے اور دوسرے غیر پیداواری سیکٹرز کے لئے گیس کی مزید فراہمی پر پابندی لگائی جائے۔

7۔ صوبوں کے توانائی کے منصوبوں کو مناسب گارنٹی اور implementation کے طریق کار کو سہل اور قابل عمل بنایا جائے۔

8۔ فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز کا ماہانہ طریقہ نظر ثانی بند کیا جائے۔

9۔ Captive Generation کی حوصلہ افزائی کی جائے اور پرائیویٹ سیکٹر میں بجلی کی خرید و فروخت پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کا انڈسٹری میں 60 فیصد حصہ ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ پورے ملک کی ترقی پنجاب کی صنعتی اور زرعی ترقی کے ساتھ منسلک ہے۔ حالیہ لوڈشیڈنگ پر معزز ایوان سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس تلخ حقیقت کے پیش نظر یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:۔

1۔ صوبوں میں گیس اور بجلی کی تقسیم منصفانہ بنیادوں پر کی جائے۔

2۔ سرکلر ڈیٹ کے مسئلے کا جلد از جلد دیرپا اور مستقل حل نکالا جائے۔

3۔ نااہل اور اہل DISCOs کو ایک ہی پیمانے میں تولنے کی بجائے DISCOs کے لئے جزا اور سزا پر مبنی مضبوط سسٹم اپنایا جائے اور ہر DISCOs کو مالی کارکردگی اور efficiency کی بنیاد پر NTDC بجلی فراہم کرے۔

4۔ پن بجلی کے منصوبوں کو مناسب اور فوری فنڈنگ دی جائے تاکہ تیل پر منحصر مہنگی بجلی اور لوڈشیڈنگ سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے۔

5۔ ایران کے ساتھ گیس کی ترسیل کے معاہدے اور LNG کی درآمد کے منصوبوں پر فوری عملدرآمد کروایا جائے۔

6۔ موجودہ گیس کو ترجیحی بنیاد پر صرف انڈسٹری اور بجلی کی پیداوار کے لئے استعمال کیا جائے اور دوسرے غیر پیداواری سیکٹرز کے لئے گیس کی مزید فراہمی پر پابندی لگائی جائے۔

7۔ صوبوں کے توانائی کے منصوبوں کو مناسب گارنٹی اور implementation کے طریق کار کو سہل اور قابل عمل بنایا جائے۔

8۔ فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز کا ماہانہ طریقہ نظرثانی بند کیا جائے۔

9۔ Captive Generation کی حوصلہ افزائی کی جائے اور پرائیویٹ سیکٹر میں بجلی کی خرید و فروخت پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کا انڈسٹری میں 60 فیصد حصہ ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ پورے ملک کی ترقی پنجاب کی صنعتی اور زرعی ترقی کے ساتھ منسلک ہے۔ حالیہ لوڈشیڈنگ پر معزز ایوان سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس تلخ حقیقت کے پیش نظر یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

1- صوبوں میں گیس اور بجلی کی تقسیم منصفانہ بنیادوں پر کی جائے۔
2- سرکلر ڈیٹ کے مسئلے کا جلد از جلد دیرپا اور مستقل حل نکالا جائے۔
3- نااہل اور اہل DISCOs کو ایک ہی پیمانے میں تولنے کی بجائے DISCOs کے لئے جزا اور سزا پر مبنی مضبوط سسٹم اپنایا جائے اور ہر DISCOs کو مالی کارکردگی اور efficiency کی بنیاد پر NTDC بجلی فراہم کرے۔
4- پن بجلی کے منصوبوں کو مناسب اور فوری فنڈنگ دی جائے تاکہ تیل پر منحصر مہنگی بجلی اور لوڈشیڈنگ سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے۔
5- ایران کے ساتھ گیس کی ترسیل کے معاہدے اور LNG کی درآمد کے منصوبوں پر فوری عملدرآمد کروایا جائے۔
6- موجودہ گیس کو ترجیحی بنیاد پر صرف انڈسٹری اور بجلی کی پیداوار کے لئے استعمال کیا جائے اور دوسرے غیر پیداواری سیکٹرز کے لئے گیس کی مزید فراہمی پر پابندی لگائی جائے۔
7- صوبوں کے توانائی کے منصوبوں کو مناسب گارنٹی اور implementation کے طریق کار کو سہل اور قابل عمل بنایا جائے۔
8- فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز کا ماہانہ طریقہ نظر ثانی بند کیا جائے۔
9- Captive Generation کی حوصلہ افزائی کی جائے اور پرائیویٹ سیکٹر میں بجلی کی خرید و فروخت پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے پریس گیلری کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ساتویں ویج بورڈ پر سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے کے باوجود صحافیوں کو ویج ایوارڈ دیا جا رہا ہے اور نہ ہی اداروں میں تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی بات ہوئی ہے، اسی مسئلہ پر حکومتی بنچوں اور اپوزیشن کے بنچوں کی جانب سے دو قراردادیں صحافی بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے جمع کرائی جا چکی ہیں۔

جناب سپیکر: صحافی حضرات یہ سُن لیں کہ ان کے لئے قراردادیں آ چکی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہم یہ قرار دادیں صحافیوں کے مطالبہ کی بھرپور تائید کے لئے پیش کرنے جا رہے ہیں اس لئے میری صحافی بھائیوں سے یہ گزارش ہو گی کہ وہ صرف ٹوکن واک آؤٹ کریں اور پھر فوراً واپس تشریف لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی ایک قرارداد کل جمع کرائی گئی تھی جو ابھی ہم پیش کریں گے۔ میں بھی اپنے صحافی بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی کرکے واک آؤٹ ختم کرکے واپس آ جائیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک معاملہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ انتخاب بھکر میں 26مارچ کو ریاضی کا پرچہ ہوا تھا۔ حل شدہ پرچے لے کر سرگودھا بورڈ کی ویگن آ رہی تھی کہ خوشاب گروٹ کے مقام پر عملہ کی غفلت، لاپروائی اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے وہ پرچے ویگن سے نیچے گر گئے اور پٹرولنگ پوسٹ والوں نے وہ پرچے اٹھا لئے۔ اب بورڈ نے اپنی نااہلی اور غفلت کو چھپانے کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ ریاضی کا پرچہ دوبارہ لیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہزاروں طلباء کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ آج کے اس جدید دور میں جب بجلی نہیں ہے، بچے موم بتیوں کی روشنی میں پڑھتے رہے اور انہوں نے مشکل حالات میں تیاری کرکے پرچے دیئے تو ان سے دوبارہ پرچہ لینا میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہاں لاء منسٹر بیٹھے ہیں میری یہ گزارش ہو گی کہ وہ on the floor of the House یہ یقین دہانی کرائیں کہ ان بچوں کو پاس کر دیا جائے گا کیونکہ اس میں بچوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ بورڈ کے عملہ کی غلطی ہے اور اس کی سزا بچوں کو نہیں ملنی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!میں مستی خیل صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ پچھلے تین سال سے تجربات کئے جارہے ہیں، کبھی رزلٹ کمپیوٹرائز کیا جاتا ہے، کبھی رزلٹ کو کسی طریقے سے بدلنے کی کوشش کی جاتی ہے اور کبھی اپنے من پسند لوگوں کو اس اہم کام پر فائز کیا جاتا ہے۔ اس حکومت نے صوبہ میں تعلیم کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ مستی خیل صاحب جو حکومتی بنچوں پر بیٹھتے ہیں آج ان کا بھی یہی رونا ہے آج وہ استدعا کر رہے ہیں کہ موم بتیوں کی روشنی میں پڑھنے والے ان بچوں کو پاس کر دیا جائے جو حکومت کی نااہلی کی وجہ سے فیل ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:فیل نہیں ہوئے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "فیل نہیں ہوئے" کی آوازیں)

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!

الٰہی ان سماعت مردہ مادرزاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب سپیکر!میں جب بات کرنا شروع کرتا ہوں تو شور کیا جاتا ہے میں نام لئے بغیر عرض کرتا ہوں کہ یہ کیا طریق کار ہے اور یہ عوام کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر:یہ آپ کی تصحیح کر رہے ہیں۔ میں بھی آپ کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ مستی خیل صاحب نے فیل ہونے کی بات نہیں کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!کیا میری تصحیح افتخار بلوچ جیسے لوگ کریں گے؟ یہ انتہائی شرمندگی کی بات ہے کہ ایک اہم مسئلہ پر بات ہو رہی ہوتی ہے اور وہ لاء منسٹر کے لقموں پر اُٹھ کر بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب افتخار احمد خان:جناب سپیکر!یہ ذاتی حملے کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہاں پر تعلیم پر بات ہو رہی ہے اور اس پر افتخار بلوچ صاحب جواب دے رہے ہیں۔ یہ کتنی شرمندگی کی بات ہے، اس سے ایوان میں تعلیم کی تذلیل ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ personal explanation کرنا چاہتے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ آپ اس کو مذاق میں نہ لیں اور سنجیدگی سے اسے take up کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بھی ٹائم دیتا ہوں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سارے House کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے متفقہ طور پر "Energy Crisis" کے بارے میں قرارداد پاس کی جس کی وجہ سے پنجاب سب سے زیادہ، شدید تر متاثر ہو رہا ہے اور غریب آدمی کا روزگار چھینا جا رہا تھا لیکن ساتھ ہی میں اپنی حکومتی پارٹی اور اپوزیشن پارٹی سے یہ بھی التماس کرتا ہوں کہ اس کو حل کرنے کے لئے کالا باغ ڈیم کی قرارداد بھی اسی طرح سے پاس کرائیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ بعد میں پاس کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جو بات آپ نے کرنی ہوگی وہ بعد میں کریں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سارے House کو یہ request کر رہا ہوں کہ کالا باغ ڈیم کے بارے میں بھی اسی طرح unity کا اظہار کرتے ہوئے اس ملک میں "Energy Crisis" کو حل کرنے کے لئے ایک قرارداد لائی جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! حکومت پنجاب طالب علموں کے لئے بہت زیادہ sensitive قسم کے جذبات کا اظہار کرتی رہتی ہے۔ میں یہاں بتانا چاہتی ہوں کہ ریاضی کے عالمی کینگرو ٹیسٹ میں 15 لاکھ بچوں میں سے پاکستان کے دو بچوں نے first and second position لی ہے۔

جناب سپیکر: ہم سب اُن کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ بچے پھالیہ سے belong کرتے ہیں لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑے گا کہ سچے ہیرو جنہوں نے واقعی پاکستان کا نام بلند کیا ہے اُن کو حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی receive کرنے گیا اور نہ ہی ابھی تک اُن کے لئے کسی ایوارڈ کا اعلان کیا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت زیادہ افسوسناک بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ بھی اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے یہ کہوں گی کہ آج ساتویں ویج ایوارڈ کے اوپر یہاں قرارداد ضرور پیش کی جائے گی بلکہ سب کی ہمدردیاں اُن کے ساتھ ہیں۔ سپریم کورٹ کے فیصلوں پر بہت زیادہ باتیں کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ نہیں مانا جا رہا مگر خدارا یہ ضرور سوچئے گا کہ اس issue پر سپریم کورٹ کا فیصلہ کس نے کب مانا ہے؟ چند anchor persons کو چھوڑ کر ہمارے صحافی بھائی انتہائی کسمپرسی کے عالم میں رہ رہے ہیں، گرمیوں میں دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں جہاں کوئی سائبان بھی نہیں ہوتا اور سردیوں میں یہ سڑکوں پر کھڑے ہو کر ہمارے اور ہماری پوری عوام کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں اس لئے ان کو سر فہرست رکھا جائے اور عملی اقدامات کئے جائیں کیونکہ اس حوالے سے واقعتاً عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ "Energy Crisis" کے حوالے سے میں یہ بات ضرور کہوں گی کہ حکومت پنجاب کے ذمہ جو 20۔ ارب روپیہ ہے براہِ مہربانی وہ بھی ادا کریں۔

جناب سپیکر: آپ بھی دینے والوں میں شامل ہیں اور آپ کو بھی دینا پڑے گا۔ جی، رانا صاحب! جو بات مستی خیل صاحب نے کی ہے اُس کا آپ notice لیں اور جنہوں نے غلطی کی ہے اُس کا خمیازہ طلباء کو نہیں بھگتنا چاہئے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں نے پچھلے اجلاس میں ایک گزارش کی تھی جس حوالے سے آپ اور میں نے رانا صاحب کو papers بھی

دیئے تھے کہ وزیراعلیٰ پنجاب جو میرے بھی وزیراعلیٰ ہیں، اس ایوان اور پنجاب کے بھی وزیراعلیٰ ہیں انہوں نے اسی House میں ایک اعلان کیا تھا کہ وہ قبضہ گروپوں اور پانی چوروں کے خلاف action لیں گے بلکہ انہوں نے action لیا بھی تھا لیکن کچھ وقت گزرنے کے بعد چولستان میں قبضہ گروپ پھر متحرک ہو چکے ہیں اور تقریباً چار سو ایکڑز مین پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اُس کا جواب ایک ہفتہ میں آنا تھا وہ نہیں آیا۔ ابھی صورتحال یہ ہے کہ چیف انجینئر بہاولپور نے پچھلے دنوں ایک حکم جاری کیا جو وزیراعلیٰ صاحب کے حکم نامہ کے بالکل برخلاف تھا کہ پانی چوری کے معاملہ میں فوجی موگوں اور وہاں کے سیاستدانوں کے موگوں کو نہ اکھاڑا جائے جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ملک اُن لوگوں کے لئے گروی رکھ دیا گیا ہے جو قبضہ گروپ بن چکے ہیں اور پانی چوری میں ملوث ہیں؟ کیا ان کا قانون صرف اور صرف ایک غریب آدمی کے لئے ہے؟ غریب آدمی اگر پانی چوری نہیں بھی کرتا تب بھی اُس پر پرچے درج ہوتے ہیں جبکہ وزیراعلیٰ صاحب خود وہاں کے قبضہ گروپوں کو چوری کا پانی دے رہے ہیں۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ یہاں پر غریب آدمی کی موت ہے اور امیر آدمی کی بقاء ہے یا میں یہ سمجھوں کہ (ن) لیگ میں شامل ہونے والے نئے لوگوں کو انعام کے طور پر پانی چوری دیا جا رہا ہے تاکہ اُن کے چوری کے موگے نہ توڑے جائیں یا یہ انعام دیا جا رہا ہے کہ وہ زمینوں پر قبضہ کریں؟ پنجاب اور پاکستان کی زمینیں غریبوں کے لئے ہیں لہٰذا اُن کو اس طرح نہ روندا جائے کہ غریب کی آہ آسمان تک پہنچ جائے اور ہم پر عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے لمبی چوڑی گفتگو کی ہے۔ آپ بجائے یہاں پر بات کرنے کے اس معاملہ کو لکھ کر ہمارے پاس لاتے تو ہم اس کا کوئی طریق کار بناتے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں کہا تھا جس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اس حوالے سے ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ دیں۔ وہ papers سندھو صاحب نے لئے تھے لیکن ایک ہفتہ کے بعد آج تک اُس کی رپورٹ نہیں آئی۔ ابھی میرے پاس جو کاغذ موجود ہے یہ میں وزیر قانون صاحب کو دینا چاہتا ہوں جو مہربانی فرما کر اس کو پڑھ لیں کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے کیونکہ وہاں پر فوجی اور سیاستدانوں کے موگوں کے علاوہ تمام موگے توڑ دیئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا وہ قانون سے بالاتر ہیں یا اُن پانی چوروں کو انعام کے طور پر پانی دیا جا رہا ہے یا پھر یہاں پر وزیراعلیٰ کے قانون کی دھجیاں اور مذاق اڑانا معمول بن گیا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے دو تین دفعہ انعام کا ذکر کیا ہے۔ یہ ذرا غور فرمائیں کہ انعامات کہاں دیئے جاتے ہیں، ٹارگٹ کلنگ کرنے والوں اور بھتہ خوروں کو ساتھ بٹھا کر حاجیوں کی جیبیں کہاں کاٹی جاتی ہیں؟ حکومت پنجاب میرٹ پر کام کرتی ہے اور یہاں پر میرٹ کو promote کیا گیا ہے۔ یہاں پر کوئی تماشا نہیں ہوتا بلکہ یہ تماشے کہیں اور ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اگر یہ ثابت نہ ہو سکے تو میں اس ایوان کے سامنے معافی مانگوں گا۔

جناب سپیکر: جی، اب تشریف رکھیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں نے طلباء کے حوالے سے جو بات کی ہے میری آپ سے التجا ہو گی کہ اُس کا جواب لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جو بات مستی خیل صاحب نے کی ہے اُس کا سختی سے notice لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو باتیں کی ہیں اُن کو note کر لیا گیا ہے جن پر کارروائی کی جائے گی۔ خاص طور پر "Energy Crisis" اور پریس کے متعلقہ جو قرار دادیں پیش ہو رہی ہیں اِن پر ووٹنگ کے بعد تمام ممبران کو موقع دیا جائے گا کہ اِن پر discussion کر کے اپنی قیمتی آراء سے اس معزز ایوان اور حکومت کو آگاہ کر سکیں اور رہنمائی دے سکیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں نے papers کے بارے میں کہا ہے اس حوالے سے میں کہتا ہوں کہ اُن بچوں کا کیا قصور ہے؟ اُن بچوں نے papers دے دیئے ہیں اور solved papers لے کر بورڈ کی گاڑی آ رہی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کی ہے کہ ووٹنگ کے بعد اس مسئلے کے اوپر مستی خیل صاحب اپنی تجویز اور حل بھی دیں جس کے بارے میں محکمہ کا مؤقف بھی عرض کروں گا اور ساتھ ان کی تجاویز سے رہنمائی لے کر اُن پر عمل بھی کیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جو قرار دادیں آئی ہیں مہربانی فرما کر پہلے ہمیں موقع دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، پہلے اُن کی طرف سے قرار داد آ گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! دو قرار دادیں آئی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک قرار داد قائد حزب اختلاف نے پیش کرنی ہے اور ایک قرار داد میں نے پیش کرنی ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اِن پر ووٹنگ بے شک اکٹھی کرا لیں اور اگر قائد حزب اختلاف اپنی قرار داد پہلے پیش کرنا چاہتے ہیں تو پہلے پیش کر دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! قواعد کی معطلی کی تحریک حسن مرتضیٰ صاحب پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وتج ایوارڈ کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وتج ایوارڈ کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی کسی نے مخالفت نہیں کی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ویج ایوارڈ کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک قرارداد پیش کریں۔

قراردادیں

صوبوں میں ویج ایوارڈ کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں سے بھرپور سفارش کرتا ہے کہ ویج ایوارڈ کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو دیئے جانے والے اشتہارات کو صحافیوں کی تنخواہوں کی ادائیگی اور ویج ایوارڈ پر عملدرآمد کے ساتھ مشروط کیا جائے۔ پنجاب کا یہ نمائندہ اجلاس (پی یو جے) پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے جائز مطالبات کی حمایت کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں سے بھرپور سفارش کرتا ہے کہ ویج ایوارڈ کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو دیئے جانے والے اشتہارات کو صحافیوں کی تنخواہوں کی ادائیگی اور ویج ایوارڈ پر عملدرآمد کے ساتھ مشروط کیا جائے۔ پنجاب کا یہ نمائندہ اجلاس (پی یو جے) پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے جائز مطالبات کی حمایت کرتا ہے۔"

لاء منسٹر صاحب! آپ بھی اس حوالے سے کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد آپ ان دونوں قراردادوں پر put question کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، اجازت ہے۔

اعلیٰ عدلیہ کے حکم کے مطابق پنجاب یونین آف جرنلسٹ کے کارکنوں کو ویج ایوارڈ کے تحت تنخواہیں اور بقایاجات کی ادائیگی کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے اس مطالبہ کی کہ اعلیٰ عدلیہ کے حکم کے مطابق ویج ایوارڈ کے تحت اخباری کارکنوں کو تنخواہیں، تمام واجبات اور بقایا جات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے، کی مکمل تائید کرتا ہے اور اسے حق بجانب اور مبنی بر حقائق قرار دیتا ہے۔ ایسے اخبارات اور ٹی وی چینلز جہاں پر صحافی کارکنوں کو تنخواہیں نہیں دی جارہیں، ایسے اخبارات اور ٹی وی چینلز کے سرکاری اشتہارات اور حالیہ اعلان کردہ 30 کروڑ روپے کی گرانٹ کو صحافی کارکنوں کی تنخواہوں کی ادائیگی سے مشروط کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہم اے پی این ایس سے بھی یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ فراڈ کے ذریعے سابق پنجاب حکومت کے دور میں بوگس دستاویزات پر سرکاری خزانے سے نکلوائے گئے 63 کروڑ روپے پنجاب حکومت کو واپس دلوانے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے میں مدد دے۔"

جناب سپیکر! میں اس قرارداد کے حصے کے طور پر ہی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سترہ اخبارات اور ٹی وی چینلز کی ایک لسٹ ہے جو میں on the floor of the House رکھنا چاہوں گا تاکہ یہ بھی ریکارڈ کا حصہ بنے کہ ان سترہ اداروں جن میں اخبارات اور ٹی وی چینلز شامل ہیں وہاں پر صحافی کارکنوں کو نہ صرف چھ ماہ سے لے کر تیرہ ماہ تک تنخواہیں نہیں دی گئیں بلکہ تنخواہوں کے مطالبے پر ان کے خلاف وہاں پر تشدد اور غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا گیا ہے اور میں یہ بات بھی on record رکھنا

چاہتا ہوں کہ اس وقت میڈیا جو state pillar کے طور پر اپنی طاقت منوا چکا ہے یہ کسی اخباری مالک یا کسی چینل کے مالک کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ ان قربانیوں کی وجہ سے ہے جو صحافی کارکنوں اور خبر کے پیچھے بھاگنے والے کارکنوں نے اس ملک میں قربانیاں دی ہیں، اس ملک میں تشدد سہے، کوڑے کھائے اور ہر دور کے حکمران کے خلاف بغاوت کی اور اپنا علم بلند کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ سیاسی کارکنوں کی طرح صحافی کارکنوں کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ شہزاد سلیم جیسے لوگوں نے، اگر میں تین چار نام لوں گا اور جو نام رہ جائیں گے تو شاید ان کے ساتھ ناانصافی ہو لیکن یہ ایک لمبا سلسلہ ہے کہ صحافی کارکنوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور تشدد برداشت کئے اور عقوبت خانوں میں رہ کر آواز حق بلند کی تو تب جا کر یہ پریس اور یہ میڈیا ایک ریاست کا pillar اور سٹیٹ میں طاقت کا ایک sign بنا ہے۔ یہ ان صحافیوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہے اور یہ کسی ایسے اخباری مالک کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس نے فراڈ کی زمینیں ہتھیائیں اور اس کے بعد towns بنائے اور پھر اپنے پیسے اور اپنی دولت کے بل بوتے پر اخبار کے مالک بن بیٹھے۔ اس کے بعد وہ صحافی کارکنوں کو تنخواہیں بھی نہ دیں اور صحافت کی طاقت کے اوپر اپنے بزنس کو بڑھائیں۔ کوئی ایسا آدمی جس نے دولت تو کسی اور chain سے کمائی ہو، کئی ایک نے یہاں پر Educational Institutions کے chain بنائے ہیں۔ ایک بزنس ہاؤس نے ہوٹلز کی chain بنائی ہوئی ہے اور اب وہ کسی میڈیا کے مالک بھی بننا چاہتے ہیں۔ کئی لوگوں نے گیسٹ ہاؤسز میں شباب اور شراب کی بنیاد پر دولت کمائی اور اب وہ چینل کے مالک بنے بیٹھے ہیں اور اسے بلیک میلنگ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان سے ایک سیاسی کارکن ہونے کے ناتے اپنے بھائی صحافی کارکنوں کی آواز میں آواز ملاتے ہوئے ایسے مالکان کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آزادی جو حکمرانوں سے سیاسی کارکنوں اور صحافی کارکنوں نے لڑ کر اور قربانیاں دے کر حاصل کی ہے، یہ آزادی تمہارے جبر سے اور تمہاری بلیک میلنگ سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہم حاصل کریں گے اور اپنے صحافی کارکنوں کے ساتھ سیاسی کارکن شانہ بشانہ ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں معلوم ہے کہ ان مالکان نے اس قسم کی بلیک میلنگ شروع کی ہوئی ہے کہ ایک فقرہ اگر ان کی مرضی کے خلاف چلا جائے اور ایک بات اگر ان کی مرضی کے خلاف چلی جائے تو یہ اپنے صحافی کارکن کو کان سے پکڑ کر اپنے اخبار اور ٹی وی چینل سے باہر نکال دیتے ہیں۔ صحافتی آزادی اور صحافیوں کی آزادی کے نام کو بلیک میل کرنے اور صحافیوں کے اوپر اس طرح کے ظلم کرنے کی روایت

کسی طور پر بھی کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی کارکنوں کو بھی اور صحافی کارکنوں کو بھی جدوجہد کرنی پڑے گی۔ ہم سب اور میں ذاتی طور پر بھی یہ بات دو ٹوک انداز میں کہتا ہوں کہ اس جدوجہد کے لئے ہم اپنی زندگی وقف کر دیں گے کہ جس طرح سے صحافیوں نے قربانیاں دے کر حکمرانوں کے جبر سے آزادی حاصل کی ہے تو اس جبر سے بھی آزادی حاصل کی جائے کیونکہ صحافی ورکروں کی آزادی کے بغیر اس ملک میں Rule of Law کا خواب نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس ملک میں جمہوریت کا خواب نہیں دیکھا جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ظلم دیکھیں کہ "مڈاس" ایک ایجنسی ہے جس کے ذریعے اخبارات کو اشتہارات دیئے گئے اور بوگس بل بنا کر پچھلے دور میں 63 کروڑ روپے لوٹا گیا۔ (شیم شیم)

اور وہ inquiries میں ثابت ہو چکا ہے۔ اب پھر اسی ایجنسی کے مطالبہ پر 30 کروڑ روپیہ دوبارہ جاری کیا جا رہا ہے، اس جاری کئے گئے پیسے کو صحافت اور سیاسی کارکنوں کی جدوجہد کے نام پر حاصل کیا جاتا ہے لیکن بعد میں انہی صحافیوں کو تین تین، چھ چھ ماہ اور تیرہ تیرہ ماہ تنخواہیں نہیں دی جاتیں۔ اب اس سلسلے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آ گیا ہے اور اب اس فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے اس ظلم اور زیادتی کا ازالہ ان سب کو کرنا ہوگا۔ اگر ازالہ اب بھی نہ ہوا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے دن ان لوگوں کے لئے اچھے نہیں ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ صحافی کارکنوں کی آزادی، ان کی عزت اور ان کے رزق کو ہر قیمت پر محفوظ بنایا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب مجھے ان کی قرارداد تو پڑھنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ جب لاء منسٹر صاحب قرارداد پڑھ رہے تھے تو اسی دوران انہوں نے اپنے صحافی کارکن بھائیوں کے لئے بڑے اچھے جذبات کا اظہار کیا اور یقیناً یہ جذبات ہم بھی رکھتے ہیں اور اپوزیشن کے تمام دوست بھی رکھتے ہیں لیکن ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ یہ ہوا تھا کہ قرارداد کے بعد تمام دوستوں کو موقع دیا جائے گا لیکن انہوں نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں نے مداخلت اس لئے نہیں کی کہ یہ ان کے جذبات تھے۔ ہر وہ سیاسی کارکن جو اپنی پارٹی کا وفادار ہے، ہر وہ سیاسی کارکن جو جمہوریت کے لئے لڑتا ہے اور ہر وہ سیاسی کا ممبر جس نے جمہوریت کے لئے جیلیں کاٹی ہیں اور کوڑے کھائے ہیں کس طرح ہو سکتا

ہے کہ وہ آج صحافی کارکن بھائیوں کے ساتھ کھڑا نہ ہو تو یقیناً ہمارے اور ہماری قوم کے جذبات صحافی کارکنوں کے ساتھ ہیں لیکن ہم مناسب یہ سمجھتے تھے کہ قرارداد کی منظوری کے بعد دوست خیالات کا اظہار کریں لیکن رانا صاحب نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ہم مکمل طور پر ان کی تائید کرتے ہیں۔ حکومت اور ہم مل کر اپنے سیاسی کارکن بھائیوں کو ساتھ لے کر اپنے صحافی کارکن بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ چلیں گے اور جو کوئی ان کو blackmail کرنے کی کوشش کرے گا یا کوئی ان کو کان سے پکڑ کر ملازمت سے فارغ کرنے کی کوشش کرے گا تو انشاء للہ ہم سب ان کو کان سے پکڑ کر اسمبلی کے سامنے کھڑا کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، مجھے کچھ پڑھ لینے اور بات کر لینے دیں۔ جن صحافی بھائیوں نے اپنی جانیں بھی اس میں دی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا ایوان ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! مسلم لیگ(ق) کے ممبران کو موقع نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ ہم بعد میں سب کو موقع دیں گے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "پنجاب اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے اس مطالبہ کی کہ اعلیٰ عدلیہ کے حکم کے مطابق ویج ایوارڈ کے تحت اخباری کارکنوں کو تنخواہیں، تمام واجبات اور بقایا جات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے، کی مکمل تائید کرتا ہے اور اسے حق بجانب اور مبنی بر حقائق قرار دیتا ہے۔ ایسے اخبارات اور ٹی وی چینلز جہاں پر صحافی کارکنوں کو تنخواہیں نہیں دی جا رہیں، ایسے اخبارات اور ٹی وی چینلز کے سرکاری اشتہارات اور حالیہ اعلان کردہ 30 کروڑ روپے کی گرانٹ کو صحافی کارکنوں کی تنخواہوں کی ادائیگی سے مشروط کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہم اے پی این ایس سے بھی یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ فراڈ کے ذریعے سابق پنجاب حکومت کے دور میں بوگس دستاویزات پر سرکاری خزانے سے نکلوائے گئے 63 کروڑ روپے پنجاب حکومت کو واپس دلوانے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے میں مدد دے۔"

ان دونوں قراردادوں کی مخالفت کسی نے نہیں کی ہے لہذا یہ قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(دونوں قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں)

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے ؟

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! بات سنیں کہ ایک صاحب ادھر سے اور ایک صاحب ادھر سے بات کریں۔

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے ایک ہفتہ تک جواب آنے کا کہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ وہ کاغذ رانا ثناء اللہ خان صاحب کے پاس لے کر پہنچیں، میں ان سے کہتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ اور لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ توانائی کے حوالے سے جو متفقہ طور پر قرارداد پاس کی گئی ہے اگر اس پر بات یا بحث کرنی ہے تو پھر ہم بھی بات کریں گے لہذا میری یہ تجویز ہے کہ اس issue پر مزید بات نہ کی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ لاء منسٹر یا حکومتی ارکان جیسے چاہیں لیکن میری یہ تجویز ہے کہ اس پر مزید بات نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بالکل راجہ ریاض احمد صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں صرف محترم راجہ ریاض احمد صاحب کے سامنے ایک information رکھنا چاہوں گا اور اگر وہ مناسب خیال کریں تو میں انہیں تحریری طور پر بھی پیش کر دوں گا کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف اس ناانصافی کو دیکھیں کہ پنجاب کی LESCO پانچ بنتی ہیں جن میں گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان، لاہور اور پانچویں اسلام آباد ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اس طرح کرنے سے بات بڑھ جائے لہذا لاء منسٹر صاحب تحریری طور پر دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے شاہ صاحب سے کہتا ہوں آپ میری بات تو مکمل ہونے دیں اور آپ خواہ مخواہ کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ میں کوئی متنازعہ بات کرنے نہیں جا رہا۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! یہ نہیں ہو سکتا کہ رانا ثناء اللہ کی کسی بھی بات سے خطرہ نہ ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): سوہنا صاحب! لیکن آج جو بات میں آپ سے کہہ رہا ہوں آپ اس پر یقین کریں۔

جناب سپیکر! یہ پانچ LESCO ہیں ان پانچوں کے جو line losses ہیں یہ باقاعدہ واپڈا کے محکمہ کی figures ہیں بے شک راجہ ریاض صاحب چیک کروا لیں۔ ان کے line losses دس فیصد سے لے کر 18 فیصد تک ہیں، سب سے بہتر فیصل آباد کے ہیں جو کہ 10 فیصد ہیں۔ اس کے بعد لاہور کے 12 فیصد ہیں اور سب سے زیادہ ملتان کے ہیں۔ اس کے بعد ان کے bills بھیجنے کی جو recovery ہے یعنی پیسے recover کرنے کی شرح 88.6 ہے جبکہ اس کے مقابلے میں جو دوسرے areas ہیں، میں کسی کا نام نہیں لیتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہتر یہی ہے کہ نام نہ لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دوسرے areas کے line losses 35 percent تک ہیں اور وہاں پر جو bills بھیجے جاتے ہیں ان کی recovery کسی جگہ پر 59 فیصد ہے اور کسی جگہ پر 60 فیصد ہے یعنی پہلے تو 35 فیصد ویسے ہی کنڈے میں اڑ جاتا ہے اور اس کے بعد جو bills بھیجتے ہیں اس میں سے پھر 40 تا 45 فیصد bill ادا نہیں ہوتا تو اس سارے loss کو پنجاب کا صارف بھی شیئر کر رہا ہے۔ اس loss کا جو fuel adjustment ہے، جو بل ہے وہ ہم بھی بھر رہے ہیں تو یہ ایک ایسی ناانصافی ہے جس کا کوئی اخلاقی جواز ہے اور نہ ہی قانونی جواز ہے تو میری قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش ہوگی کہ اس معاملے کو ایک ماہ میں ہر قیمت پر حل کیا جائے۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ آپ اسے جلد از جلد کر لیں تو یہ زیادہ موزوں ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ماہ سے بھی کم ہونا چاہئے بلکہ

ہفتہ دس دن میں ہونا چاہئے اور وہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے پنجاب کے عوام کو اس ظلم اور زیادتی سے نجات دلائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اس کو بحث کے بغیر ہی کر لیتے ہیں کیونکہ پھر اس میں کئی قباحتیں آئیں گی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے میں اس سے بالکل agree ہوں کہ پنجاب کی جو ہماری پانچ کمپنیاں ہیں ان کی کارکردگی یقیناً بہت اچھی ہے اور ان کی recovery بھی بڑی اچھی ہے۔ Line losses بھی پورے پاکستان میں پنجاب کی کمپنیوں کے کم ہیں لیکن میری لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ پنجاب حکومت میں اگر ان کا کوئی اثر ورسوخ ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: اکیلا ان کا ہی نہیں ہے آپ کا بھی بہت اثر ورسوخ ہے، ایسی بات نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔ مہربانی کریں، میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ جو انہوں نے بات کی ہے میں یقیناً وفاقی حکومت سے ضرور گزارش کروں گا اور اپنا اثر ورسوخ استعمال کروں گا لیکن صرف LESCO کا پنجاب حکومت نے 6۔ارب روپے دینا ہے اسی طرح جو GESCO ہے FESCO, MESCO, HESCO ہے ان کے بھی اربوں روپے پنجاب حکومت نے دینے ہیں اگر یہ مہربانی کر دیں اور پنجاب حکومت اپنے بقایا جات ادا کر دیں جو اربوں روپوں میں ہیں تو ان کمپنیوں کو اور بہتر طریقے سے چلایا جا سکتا ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ پنجاب کے ذمہ جو پیسے ہیں وہ ان کمپنیوں کو دلائیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی درستی کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اب میں اس سلسلے میں مزید کوئی بات نہیں سنوں گا۔ This I tell you.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں میڈیا کے معاملے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں آج اپنے تمام ساتھیوں کو دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا میں نے آپ کو اجازت دی ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں نے یہ request کرنی ہے کہ راجہ صاحب نے جن پانچ کمپنیوں کا ذکر کیا ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ فیصلہ ہوا تھا کہ پاور پر بات نہیں ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں نے پاور پر بات نہیں کرنی۔ میری request تو سُن لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): نہیں، جناب سپیکر! پاور پر بات نہیں ہو گی، پھر ہم بھی بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں لوڈ شیڈنگ پر بات نہیں کر رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جن پانچ کمپنیوں کا نام لیا گیا ہے، پنجاب میں سیالکوٹ 1.5 ملین ڈالر کی ایکسپورٹ کرتا ہے اور وہاں 4 لاکھ خاندانوں کا روزگار متاثر ہو چکا ہے میری request ہے کہ جہاں پانچ IPPs دیئے گئے ہیں وہاں سیالکوٹ کو بھی اس میں enter کیا جائے۔ آپ figure دیکھ لیں سیالکوٹ کو 180 Megawatt بجلی کی ضرورت ہے جو نیشنل گرڈ کا 0.75 فیصد بنتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ رانا صاحب سے مل کر اس بارے میں بات کر لیں۔ جی، مستی خیل صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اب میری باری تھی انہوں نے بول لیا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے ان کو منع کر دیا تھا۔ جی، مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں آج اس معزز ایوان کو دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اس ایوان نے ویج ایوارڈ اور لوڈشیڈنگ کے حوالے سے دو قرار دادیں پاس کی ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یہ ایوان ان کارکنوں، ورکروں کے ساتھ ہے جنہوں نے جمہوریت کی آبیاری کے لئے اور عدلیہ کی بحالی کی تحریک میں درخشاں کردار ادا کیا۔ ان کے وہ ورکرز جنہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اس عدلیہ کے incident کو cover کیا اور دہشت گردی کے خلاف جو جنگ ہوئی اور وہ practically اس جگہ پر گئے اور وہاں پر coverage کی۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور وہ تمام ورکرز جنہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اپنا left right دیکھے بغیر اس جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے آئینی اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے پاکستان میں شعور اور آگاہی کی آبیاری کے لئے جو کردار ادا کیا ہے میں انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ چیف جسٹس آف پاکستان سے بھی میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ time limit کریں جیسے سپریم کورٹ نے فیصلہ سُنایا ہے کہ وہ ایک ماہ کی time limit کریں اور ویج ایوارڈ پر implementation کرائیں ۔ تمام مالکان کو stakeholders کو بلا کر اس پر عملدرآمد کرائیں یہ کہاں کا اصول ہے کہ یہ لوگ کمائی کریں اور پیسے سیٹھ اپنے جیبوں میں ڈال لیں؟ یہ اخلاقی، انسانی، ایمانی اور قانونی طور پر بھی لازم ہے کہ وہ ان ویج ورکرز کی ویجز ان کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کریں۔ آقا دو جہاںؐ نے فرمایا تھا کہ "مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کی جائے۔" آج اگر میڈیا چوتھا ستون بنا ہے جسے ہم پاکستان کا چوتھا ستون سمجھتے ہیں وہ پاکستان کا نظریاتی محافظ بھی بن گیا ہے اور وہ institution کا محافظ بھی بن گیا ہے۔ یہ ہمارے بھائی، ہمارے کان ہیں، ہماری آنکھیں ہیں اگر ان کے ساتھ زیادتی ہو گی تو ہم اپنے خون کے آخری قطرے تک، سانسوں کے آخری لمحوں تک اپنے مزدور بھائیوں اور ورکرز کا ساتھ دیں گے۔ ہم ذاتی طور پر اور، پارٹی کے طور پر بھی ان کا ساتھ دیں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ ۔ جی، شاہ صاحب! میں نے ان کو کہا تھا 'سُر دے وگیا جے'۔ Same is for you.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آج تمام صحافی بھائیوں کو سب سے پہلے مبارکباد دیتا ہوں کہ پورے House میں متفقہ طور پر آج جب صحافی کارکنوں کے حقوق کی بات ہوئی تو تمام نے اپنے ذاتی اختلافات بھلا کر ان کا ساتھ دیا۔ یہ House بھی مبارکباد کا مستحق ہے کیونکہ اس House نے ہمیشہ

آزادی صحافت کے لئے بات کی ہے، آواز اٹھائی ہے اور میں یہاں پر محترمہ شہید کا ذکر ضرور کروں گا کہ انہوں نے freedom of speech کی جدوجہد ہے یہ میرے قائد ذوالفقار علی بھٹو نے شروع کی جس کا علم بعد میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے سنبھالا۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری نے بھی اس بات کو آگے بڑھانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ جو تنقید ہوئی پاکستان پیپلز پارٹی پر آج تک پوری دُنیا پر کسی کا character assassination نہیں کی گئی جس طرح ہماری قیادتوں کی کی گئی ہے لیکن ہم نے آج تک صحافت پر انگلی نہیں اٹھائی بلکہ صحافیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے ہمارے کارکنوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور جو الفاظ آج لاء منسٹر رانا ثناء اللہ صاحب نے یہاں پر کہے ہیں مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ ان کی طرف سے بھی حکومت کی طرف سے جنہوں نے ہمیشہ اخباروں کے مالکان کی حمایت کی آج ان کے اندر بھی، ایک پولیٹیکل ورکر جاگا ہے اور انہوں نے آج جس انداز میں on the floor of the House کھڑے ہو کر یہ کہا میں ان کے ساتھ شانہ بشانہ رہوں گا اور صحافی کارکنوں کے حقوق کی جدوجہد کے لئے میں ہر بڑے سے بڑے مالک کے ساتھ ٹکرانے کا جذبہ رکھتا ہوں۔ پاکستان کے اندر صحافت نے جو ترقی کی ہے یا صحافت کو آج جو مقام ملا ہے وہ ان صحافی کارکنوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ہمیں کبھی بھی ان ساتھیوں کی قربانیوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ آج وہ وقت ہے جب ملک میں جمہوریت ہے لیکن اگر آپ تھوڑا سا پیچھے جائیں جب اس ملک پر ڈکٹیٹر مسلط تھے تو اس وقت کوئی بھی آدمی باہر نکلنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ یہی وہ لوگ تھے، یہی وہ دانشور تھے، یہی وہ صحافی برادری تھی جنہوں نے اپنے قلم کے بل بوتے پر لکھ کر اس سوئی ہوئی قوم کو جگایا تھا۔ آج ہمیں خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے ان تمام دانشوروں کو، ان تمام لکھنے والے لوگوں کو اور ان تمام صحافیوں کو جنہوں نے اس ملک میں جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے جمہوریت کی بات کرنے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ بہت بہت شکریہ

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! جناب اعجاز احمد خان صاحب بڑی دیر سے کھڑے ہیں، پہلے ان کی بات سن لینے دیں اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ انتہائی قابل احترام وزیر قانون نے جب Resolution پیش کرنے سے پہلے ایک motion move کی تھی کہ Resolution پیش ہونے کے بعد اس پر discussion بھی ہوگی۔ میری بڑے ادب کے ساتھ آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس وقت جو load shedding ہو رہی ہے وہ پنجاب کے ہر شہری کا issue ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! فیصلہ ہوا تھا کہ اس مسئلے پر بات نہیں ہوگی لہذا میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب والا! میں قائد حزب اختلاف راجہ ریاض احمد کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا اعجاز احمد خان صاحب! آپ کسی بات کا تو خیال رکھا کریں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میری پوری بات تو سُن لیں۔ آپ اگر میری بات کے درمیان کوئی ruling دیں گے تو یہ زیادتی ہوگی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں؟ I say sit down, please. This is not good .This is not fair. آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ وعدے دی خلاف ورزی اے میری گزارش اے کہ ماحول نوں خراب نہ کرو۔ اگر رانا اعجاز احمد خان صاحب گل کرن گے تے ایہہ وعدے دی خلاف ورزی ہوئے گی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! Question Hour زیر التواء رکھنے، Resolution پاس ہونے کے بعد اور خاص طور پر قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے کہ Resolution پر بات نہ کی جائے تو میری بھی آپ سے گزارش ہے کہ اس پر بات نہ کی جائے۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ پندرہ بیس منٹ کی legislation ہے اس کو پہلے take up کر لیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

چوددھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے صحافی بھائیوں کے متعلق گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: The Punjab Government Servants Housing Foundation (Second Amendment) Bill 2012.Minister for Law.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I introduce:

"The Punjab Government Servants Housing Foundation (Second Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Government Servants Housing Foundation (Second Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within one month.

مسودات قانون

(جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مصدرہ 2012

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 3 of 2012). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as passed by the Assembly on 08-03-2012 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as passed by the Assembly on 08-03-2012 be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

> "That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012 and returned by the Governor under Article 116(2)(b)of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012 and returned by the Governor under Article 116(2)(b)of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! I oppose it

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! I oppose it

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ بل اسمبلی سے پاس ہوا تھا جسے گورنر صاحب نے revisit اور reconsideration کے لئے اسمبلی کو واپس بھیجا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا جس طرح پاکستان کے اندر پارلیمنٹ میں وفاقی حکومت کسی بھی معاملے پر unanimously قانون سازی کرنے کے لئے تمام political parties جن کو House کے اندر نمائندگی حاصل ہے، کو اعتماد میں لیتی ہے۔ ملک وقوم کی بہتری اور مفاہمت کی پالیسی کے تحت ان پارٹیز پر مشتمل ایک کمیٹی بنا کر اس کے حوالے کر دیتے ہیں کہ ہر پارٹی اپنے منشور، اپنے manifesto، اپنے ورکروں اور اپنے ووٹرز کی آراء کو اکٹھا کر کے اس قوم کی بہتری کے لئے unanimously قانون سازی کرے۔ اگر یہی روّیہ صوبہ پنجاب کے اندر بھی اپنایا گیا ہوتا تو یقیناً گورنر صاحب کو یہ بل واپس بھیجنے کی ضرورت پیش نہ آتی ۔ میں جناب لاء منسٹر اور ان کی وساطت سے مسلم لیگ (ن) کی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہم چار سال سے جو بات بار بار کہہ رہے ہیں کہ قانون سازی unanimously ہونی چاہئے اور تمام stakeholders جو اسمبلی کے اندر نمائندگی رکھتے ہیں ان کی گفتگو سننے کے بعد قانون سازی کرنی چاہئے۔ چار سالوں کے بعد آج پہلی دفعہ مسلم لیگ (ن) کو ہماری بات سمجھ آئی ہے اور انہوں نے تین قرار دادیں unanimously پاس کرنے کے لئے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اندر اتفاق رائے قائم کیا ہے۔ چاہئے کوئی اچھا کام چار سالوں کے بعد بھی کیا جائے تو میرے خیال میں یہ جمہوری روّیہ ہے اور اس کے لئے خراج تحسین پیش کیا جانا چاہئے۔

MR SPEAKER: Thank you for the appreciation

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ:

راہ پر اُن کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں
اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں
تمہیں انصاف سے اے حضرتِ ناصح کہہ دو
لطف اُن باتوں میں آتا ہے کہ اِن باتوں میں

جناب سپیکر! مفاہمت کی پالیسی ہمیشہ قوموں کے لئے تعمیر، strengthen اور نوید فکر کے طور پر کام کیا کرتی ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کو چار سالوں کے بعد آج ہماری بات سمجھ آئی ہے۔

معزز ممبران: بل سے relevant بات کریں۔

جناب سپیکر: میں سُن رہا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جب یہ بات کرتے ہیں تو ہم نے کبھی بھی ان کو disturb نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ amendment پر بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ جو Punjab Katchi Abadis(Amendment) کی legislation کرنے چلے ہیں۔ میں اس پر اپنی بات focus کروں گا۔ اگر تو ایسا بے گھر فرد جس کی پاکستان کے اندر ایک مرلہ زمین بھی نہ ہو اور وہ سرکاری زمین پر قبضہ کر کے اس پر گھر بنا کر رہنا شروع کر دے تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ اس کو حقوق ملکیت دینے چاہئیں اور اسے وہ زمین دے دینی چاہئے لیکن ہمارے پنجاب کے اندر لوگ جو روّیہ اپناتے ہیں وہ different ہے جتنے بھی notables یا مسلم لیگ کے ورکرز ہیں وہ ایسا کرتے ہیں کہ چند لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ سرکاری زمین پر دو دو کنال کی شکل میں قبضہ کر لو، ان پر چار دیواری بنا دو اور پھر غریب لوگوں کو وہ قبضہ فروخت کرتے ہیں اور وہ شہر کے adjacent کروڑوں اور اربوں روپے کی زمین ہوتی ہے پھر کچی آبادی کے اس قانون کے تحت ان کو legalize کرنے کے لئے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم غریب لوگوں اور ایسے لوگوں کو جن کے پاس گھر بنانے کے لئے، چھت بنانے کے لئے زمین نہیں ہے یہ زمین دے رہے ہیں لیکن اس بات کا زمینی حقائق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ چھوٹے شہروں کے اندر، شہروں کے ساتھ جو adjacent سرکاری

زمینیں ہوتی ہیں قبضہ مافیااور زمین مافیاان پر قبضہ کرتے ہیں۔قبضہ کرنے والے کون لوگ ہوتے ہیں، کبھی ریڑھی بان بھی سرکاری زمین پر قبضہ کر سکتا ہے، کیا فروٹ بیچنے والا مزدور بھی زمین پر قبضہ کر سکتا ہے اور کیا وہ غریب آدمی جس کو اس معاشرے میں انصاف نہیں ملتا وہ بھی قبضہ کر سکتا ہے؟ نہیں بلکہ یہ قبضہ کرنے والے کچھ اور لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے دو دو کنال کے ساتھ ستر یا دو سو پلاٹوں پر قبضہ کیا ہوتا ہے اور وہ پلاٹ قبضے کی شکل کے اندر غریب لوگوں سے قیمتیں وصول کرتے ہیں۔جب وہ وہاں پر گھر بنا لیتے ہیں تو دو چار یا دس بارہ سال کے بعد یہ واویلا اٹھتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں اور جنہوں نے یہاں گھر بنا لئے ہیں اس لئے ان کو legal cover دے دیا جائے، ان کو حقوق ملکیت دے دیئے جائیں اور ownership rights دے دیئے جائیں۔ہمارے معزز وزیر قانون اور ہماری سابقہ اتحادی پارٹی مسلم لیگ (ن) نے ان ناجائز قبضہ گروپوں کی زمینوں کو legal cover دینے کے لئے یہ قانون سازی کی ہے۔

جناب سپیکر! کیا ہی اچھا ہوتا ہے کہ ہماری حکومت یہ کہتی کہ صوبائی اسمبلی کے اندر جتنی سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی ہے ان کا ایک ایک نمائندہ بیٹھے اور وہ اس legal amendment کو شامل کرنے کے لئے اپنی اپنی آراء دیں۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! وہ قانون تو پاس ہو گیا، اب آپ آرٹیکل۔116 کے مطابق چلیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وزیر قانون یہ input دیں کہ رحیم یار خان، کوٹ ادو یا اٹک میں اس قانون سازی کا غریب عوام اور قبضہ گروپوں کو کیا فائدہ ہو گا؟ اگر اس معاملے پر سیر حاصل گفتگو کر لی جاتی تو یقیناً گورنر پنجاب اس کو یہاں اسمبلی میں واپس نہ بھیجتے۔قبضہ مافیا اور encroachments کرنے والوں کو تحفظ دینے کے لئے ایسا کیا جا رہا ہے۔دوسری افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ قانون سازی اس لئے کی جا رہی ہے کہ ڈیڑھ سال یا ایک سال بعد جب الیکشن ہوں گے تو ان کے اندر سیاسی مہم چلانے کے لئے، election campaign چلانے کے لئے کسی ایک بستی کو کچی آبادی کے حقوق ملکیت دینے کا اعلان کیا جائے گا اور مسلم لیگ (ن) کی قیادت وہاں پر جا کر یہ کہے گی کہ ہم نے آپ کو حقوق ملکیت دے دیئے ہیں یعنی اس کو election campaign اور political tool کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔اگر اس حوالے سے House میں موجود تمام سیاسی پارٹیوں کی آراء کو اکٹھا کر لیا جاتا تو میرے خیال میں آج ہم کو یہ ہزیمت نہ اُٹھانا پڑتی کہ گورنر پنجاب نے اتنی بڑی تعداد

میں Bills مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو واپس کئے ہیں کیونکہ انہوں نے کبھی بھی جمہوری طریقے سے عوام الناس اور عوامی نمائندوں کی بات کو سننا مناسب نہیں سمجھا۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں نولاٹیا صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہوں گی کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچی آبادی کے نام پر یہ غریبوں کے حق پر ڈاکا مارا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اس کو oppose نہیں کیا اس لئے تشریف رکھیں۔ جنہوں نے اس کو oppose کیا ہے ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں oppose کرنے والوں کا حصہ ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ نے اس کو oppose نہیں کیا۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ شاہ صاحب! آپ بات کریں لیکن آپ نے Article 116(2)(b) کے اندر رہتے ہوئے بات کرنی ہے۔ Confine yourself to Article 116(2)(b).

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گورنر صاحب نے جو اعتراضات highlight کئے ہیں اور جو اعتراضات لگا کر Bill واپس بھیجا ہے میں اسی حوالے سے بات کروں گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ بتائیں کہ گورنر صاحب نے کیا اعتراض لگایا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مہربانی کر کے مجھے interrupt نہ کریں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ 1992 کو دیکھیں تو اس وقت بھی پنجاب میں پاکستان مسلم (ن) کی حکومت تھی جب یہ Act پاس کیا گیا تھا اور 1985 تک کے تمام قبضوں گروپوں کو انہوں نے مالکانہ حقوق دے دیئے تھے۔ اب بھی مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں ہی یہ عمل دوبارہ کیا جا رہا ہے۔ اب جو ناجائز قبضہ گروپ یا قبضہ مافیا ہیں ان کو قانونی تحفظ دینے کے لئے یہ قانون سازی کی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا failure ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! گورنر صاحب نے اس میں کیا اعتراض لگایا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں لیکن اگر آپ مجھے اسی طرح interrupt کرتے رہیں گے تو پھر میں کیسے بتا سکوں گا؟

جناب سپیکر: میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ گورنر صاحب نے اس پر کیا اعتراض لگایا ہے؟ Just tell me.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اپنے style میں بتانا ہے۔ اب میں بعد والی چیزیں پہلے کیسے بتادوں؟ مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں۔ اس طرح تو میرا سارا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اچھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اپنے اس failure کو چھپانے، اس کو ایک قانونی شکل دینے اور اسے ایک قانونی تحفظ دینے کے لئے یہ قانون سازی منظور کر کے گورنر صاحب کو بھجوائی تھی اور انہوں نے اس Bill پر اعتراض لگا کر واپس کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: گورنر صاحب نے واپس کر دیا ہے تو ہم اس کو دوبارہ پاس کر کے بھیج دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! چونکہ آپ مجھے بات کرنے نہیں دے رہے اس لئے میں بیٹھ جاتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: کیا میں اس پر بات کر سکتی ہوں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ گورنر صاحب نے اس Bill پر جو اعتراض لگا کر واپس اسمبلی کو reconsider کرنے کے لئے بھیجا ہے میرے نزدیک یہ انتہائی valid point ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے بتائیں کہ گورنر صاحب نے کیا اعتراض لگایا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری عرض تو سُن لیں۔ اس Bill سے پہلے کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق 2006 تک دیئے گئے تھے اور اس Bill میں اس مدت کو بڑھا کر 2011 کر دی گئی ہے۔ 2011 کرنے کا مقصد کیا ہے؟ اس کے پیچھے چھپی ہوئی وہ بدنیتی ہے جس کے تحت انہوں نے سیاسی رشوت دینی ہے۔ چونکہ یہ الیکشن کا سال ہے اور انہوں نے اس کے ذریعے اپنے ووٹ خریدنے ہیں۔ یہ انتہائی valid point ہے اور ہر شخص، اسمبلی کا ہر ممبر اور میڈیا کے لوگ بخوبی سمجھ رہے ہیں کہ اسے 2011 تک کرنے کا مقصد کیا ہے؟ اگر اس پر debate کرا لی جاتی اور تمام پارٹیوں کی آراء لے لی جاتیں تو یہ Bill واپس نہ آتا۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ 2011 سے ٹھیک ایک دن پہلے بھی اگر کسی نے سرکاری زمین پر قبضہ کر لیا ہے تو اس کو بھی مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے کیونکہ اس Bill کی وجہ سے اس کو legal protection حاصل ہو گئی۔ حکومت میں کتنے لوگ ہوں گے جنہوں نے اس Bill کے حوالے سے information leak نہیں کی ہو گی؟

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں عرض کر رہی تھی کہ جس وقت یہ Bill بن رہا ہو گا یا یہ amendments لائی جا رہی ہوں گی تو اس وقت کتنے ہی لوگ ہوں گے کہ جنہیں مطلع کر دیا گیا ہو گا یا جنہیں یہ خبر پہنچ چکی ہو گی کہ اس Bill میں یہ amendment لائی جا رہی ہے کہ 2011 تک کی کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔ اس Bill کے آجانے کے بعد کتنے ہی قبضہ گروپ ہوں گے جو متحرک ہو گئے ہوں گے۔ آپ اور ہم سب بھی اس بات کو اچھے طریقے سے سمجھتے ہیں۔ یہی طریقے ہوتے ہیں کہ جن کے ذریعے قبضہ گروپوں کو legal cover دے کر مواقع فراہم کئے جاتے ہیں اور اس طرح سے یہ سیاسی رشوت دی جاتی ہے۔ اگر اس معاملہ کو discuss کر لیا جاتا تو میں آپ کو بتاتی کہ کچی آبادیوں کے مالکانہ حقوق کے حوالہ سے دو طرح کے لوگ ہیں۔ ایک تو واقعی genuine لوگ ہیں جو عرصہ دراز سے اُن جگہوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جن کے پاس فقط ایک ایک یا دو دو مرلہ جگہ ہے اور وہ وہاں پر سالہا سال سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب اتنی awareness ہے کہ ایک فٹ زمین کی value کیا ہے اور اسی وجہ سے کوئی کسی کو کہیں پر بھی ایک منٹ سے زیادہ نہیں بیٹھنے دیتا۔ ایک تو وہ genuine لوگ تھے جنہیں مالکانہ حقوق دیئے گئے کیونکہ اُن کی ہسٹری سامنے تھی اور وہ سالہا سال سے بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسرے وہ لوگ تھے جو 2006 سے 2011 کے درمیان سرکاری زمینوں پر قبضہ کر کے بیٹھے۔ کیا وہ لوگ کسی کی اجازت سے بیٹھے کہ 2006 کے بعد حکومت کو یہ Bill پاس کرنا پڑ گیا کہ ان کو بھی مالکانہ حقوق دیئے جائیں؟ یہ مجبور اور بے بس لوگوں کا اتنا بڑا گروپ کہاں سے آ گیا کہ جس کے لئے حکومت کے دل میں اتنا جذبہ پیدا ہو گیا؟ ایک طرف تو ہماری حکومت encroachments کو روکنے کے لئے غریب ریڑھی بانوں کی ریڑھیاں اُلٹا دیتی ہے، کارپوریشن والے اُن کی ریڑھیاں اُٹھا کر لے جاتے ہیں، اُن کے کاروبار بند کر دیئے جاتے ہیں اور اُن پر رتی برابر بھی ترس نہیں کھایا جاتا کہ ان کا یہ روزگار ہے جبکہ دوسری طرف اتنی فیاضی اور اتنی کشادہ دلی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ یہ شق اُس چھپی ہوئی سیاسی رشوت اور بدنیتی کو expose کر رہی ہے۔ میری humble request ہے کہ اگر یہ سیاسی رشوتیں دینے کے یہ طریق کار اسی طرح سے introduce کرائے گئے اور آج بھی اسے بے اصولی کی نذر کر دیا گیا تو آنے والے وقتوں کی حکومتوں کو بے اصولیاں کرنے سے آپ کیسے روک سکیں گے؟ سب سے پہلے آپ اپنے آپ کو قابل مثال بنائیں، تب کسی دوسرے پر اُنگلی اُٹھائیں۔ اگر وزیر قانون اس طرح کے چور

راستے قبضہ گروپوں کو مہیا کرنے والی protection کا دروازہ آج خود بند کر دیں گے تو تاریخ میں ان کا نام اچھے الفاظ میں لکھا جائے گا ورنہ یہ آنے والے لوگوں کو نہیں روک سکیں گے اور یہ کسی بھی بے اصولی کو نہیں روک سکیں گے۔ خدا اور اُس کے رسول کے لئے ان راستوں کو بند کرنے کا سلسلہ آج شروع کر دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ مجھے افسوس ہے کہ معزز ممبران نے جو گفتگو فرمائی ہے اس گفتگو کا گورنر صاحب کے message سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب مالکانہ حقوق دیئے جاتے ہیں تو ہمیشہ اُن کے مالکانہ حقوق کی date کو update کیا جاتا ہے۔ ابھی تک ایسی کچی آبادیاں موجود ہیں جنہیں 1985 میں کچی آبادیاں declare کیا گیا، اُن کے سروے ہوئے لیکن کبھی ایک محکمہ کا این او سی، کبھی دوسرے محکمہ کا این او سی available نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک اُن لوگوں کو مالکانہ حقوق نہیں ملے اس لئے ہر مرتبہ اُس کو update کیا جاتا ہے تبھی یہ بات 1985 سے لے کر 2006 تک پہنچی اور اب 2006 سے 2011 کیا جا رہا ہے۔ 2006 میں بھی تو کسی نے اس date کو update کیا تھا تو پھر اُس نے اس سے کیا سیاسی مفاد حاصل کر لیا؟ اس طرح سے سیاسی مفاد حاصل نہیں ہوتے بلکہ تین مرلے اور پانچ مرلے پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا یہ حق ہے کہ اُن کو فی الفور مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ گورنر صاحب نے صرف یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر یہ زمین دے دی جائے گی تو حکومت کو اربوں روپے کا نقصان ہو گا حالانکہ وہ لوگ پہلے ہی وہاں پر بیٹھے ہیں اس لئے اُن کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے حکومت جو deed بنا کر دے گی اُس سے رجسٹریشن کی فیس کی صورت میں کچھ نہ کچھ حاصل تو ہو گا لیکن کوئی چیز حکومت کے نقصان میں جانے والی نہیں ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as passed by the Assembly on 07-03-2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill

2012, as passed by the Assembly on 07-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose it sir.

MRS AMNA ULFAT: Mr. Speaker! I also oppose it.

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہمیں اپنے جمہوری رویوں پہ غور و خوض کرنا چاہئے۔ کسی فرد کا کوئی عمل غلط ہوتا ہے یا ٹھیک ہوتا ہے۔ ایک ڈکٹیٹر اگر کوئی جمہوری کام کر جائے تو ظاہر ہے کہ اُس کے اُس جمہوری کام کو تو appreciate کیا جانا چاہئے لیکن اُس کے ڈکٹیٹر ہونے کو کبھی بھی appreciate نہیں کیا جانا چاہئے۔ اسی طرح اگر کوئی جمہوری پارٹی عوام الناس کے ووٹ لے کر منتخب ہو جائے لیکن وہ جمہوری پارٹی آمرانہ روش پر چل پڑے تو اُس کے جمہوری روّیے کو تو آمرانہ روّیہ کہا جانا چاہئے لیکن اُس جمہوری پارٹی کے منتخب ہونے کے روّیے کو جمہوری روّیہ ضرور کہا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! جرمنی کا ڈکٹیٹر ہٹلر بھی عوام کے ووٹ لے کر آیا تھا لیکن تاریخ نے اس کو کبھی بھی جمہوری فرد یا جمہوری لیڈر کے طور پر نہیں لکھا بلکہ آج بھی جرمنی کے عوام اُس کی یاد میں اُس کے پتلے جلاتی ہے۔ اس کے اقدامات کو کسی نے تاریخ کے اندر کبھی جمہوری نہیں لکھا۔

جناب سپیکر! کہنے کو گزشتہ دس سالوں میں جو حکومت تھی جس کو ہم آمرانہ حکومت کہتے ہیں لیکن انہوں نے جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس دیا تھا اس آرڈیننس کے ان حصوں کو جو جمہوری تھے تو ان کے اس جمہوری روّیے کی میں اُس وقت بھی تعریف کرتا تھا اور آج بھی ان کے صرف اُس جمہوری روّیے کی تعریف کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہماری اس منتخب حکومت نے گزشتہ چار سالوں میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا حلیہ بگاڑنے کے لئے جو آمرانہ ترامیم کی ہیں میں ان کا تذکرہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ جب بار بار ترامیم کر کے بلدیاتی انتخابات سے فرار کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بڑا اچھا شعر کہا ہے کہ:

گریز کشمکش زندگی سے مردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست

جناب سپیکر! جنگ کے اندر دست و گریبان ہو کر ہار جانے کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ شکست نہیں کہتے ہاں البتہ میدان کے اندر جانے سے گریز کرنے کو شکست کہتے ہیں۔ ہماری اس جمہوری حکومت نے لوکل گورنمنٹ کے انتخابات کو بار بار delay اور گریز کر کے اپنی بزدلی کا ثبوت دیا ہے۔ ہم جب یہ بات کرتے ہیں تو معزز لاء منسٹر کہتے ہیں کہ باقی صوبے بھی انتخابات نہیں کرا رہے۔ یہ عجیب مذاق ہے کہ جس طرح یہاں پر پارلیمانی لیڈر چودھری ظہیر الدین صاحب نے ایک مثال دی تھی کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تمہارا نتیجہ کیا آیا ہے تو اس نے کہا کہ فیقے کا پُتر بھی فیل ہو گیا ہے۔ یہاں سندھ، بلوچستان یا خیبر پختون خواہ حکومت کی مثالیں دینا مناسب نہیں ہے۔ ہمیں پنجاب کے عوام نے منتخب کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا ان کا آئین مختلف ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے لیکن میں پنجاب کے عوام کا نمائندہ ہوں اگر ہماری حکومت غلط کرے گی تو میرا حق ہے کہ میں کہوں کہ آپ غلط کر رہے ہیں ہاں البتہ اگر سندھ حکومت غلط کرتی ہے تو وہاں کی اپوزیشن کو حق ہے کہ وہ اس حکومت سے کہے کہ آپ غلط کر

رہے ہیں۔ یہ دلیل دینا کہ فلاں صوبے چونکہ یہ کام نہیں کر رہے اس لئے ہم بھی نہیں کریں گے یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! اس آمر نے یہ کہا تھا کہ بلدیاتی انتخابات ہوں گے اور ضلع ناظم بلدیاتی ادارے کا سربراہ ہوگا۔ ہم نے ضلع ناظم کے اختیارات ضلع کے ایڈمنسٹریٹر کو دے دیئے، ٹاؤن ناظم کے اختیارات ٹاؤن کے ایڈمنسٹریٹر کو دے دیئے اور اربوں روپے کا بجٹ غیر منتخب لوگوں کے حوالے کر دیا جو صرف وزیر اعلیٰ پنجاب کو جوابدہ ہیں۔ وہ اس ضلع کے عوام کو کسی بھی صورت جوابدہ نہیں ہیں۔ یہ پھر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر ایک ترمیم لائے ہیں کہ internal audit کون کرے گا تو بجائے اس کے یہ کہتے کہ عوام کے منتخب نمائندے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا گورنر کے message سے کیا تعلق ہے؟

جناب سپیکر: اگر گورنر صاحب نے اس میں کوئی ترمیم دی ہے تو آپ اس کے متعلق بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ آرڈیننس زیر بحث ہے۔ یہ ساری اسی کی باتیں ہیں نہ کہ لیلیٰ مجنوں کے قصے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! 179-A میں جو 5(a) کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت یونین کونسل یا جو نئی تحصیلیں بنائی گئی ہیں ان کی boundaries کے تعین کا اختیار گورنمنٹ کو دیا گیا ہے۔ یہ صرف اس کے اوپر بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں پہلے ان کے چار سالوں کے جمہوری کرتوت بتاتا ہوں کہ انہوں نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے ساتھ کیا کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تو ہر روز اسے repeat کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے message of the Governor پر بات کرنی ہے اگر کرتوتوں پر بات کرنی ہے تو ان کے کالے کرتوتوں پر آٹھ سال بات ہو سکتی ہے۔ انہوں نے تو message of the Governor پر بات کرنی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہوں نے internal audit کا اختیار جو اس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر منتخب ناظمین کی ایک کمیٹی کے پاس تھا وہ اختیار ان سے چھین کر انہوں نے سرکاری ملازمین کے حوالے کر دیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ کون سا جمہوری روّیہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ اس کا message میں کہاں ذکر ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ آرڈیننس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ایک ایک لائن کا تذکرہ کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ relevant رہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر کوئی ممبر irrelevant بات کرے تو آپ اس کو روک سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کاش ان کے اندر بات سننے کا حوصلہ ہو کہ انہوں نے جو جمہوری کرتوت کئے ہیں جن کو یہ نام نہاد جمہوری کرتوت کہتے ہیں۔ یہ مجھے ایک لائن میں بھی تذکرہ کرنے نہیں دیتے۔

جناب سپیکر! اس آمر نے کہا تھا کہ D.C.O اور D.P.O کی A.C.R عوام کا منتخب ناظم لکھے گا اور یہ کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ جس افسر کو مقرر کریں گے وہ A.C.R لکھے گا۔ اس آمر نے یہ کہا تھا کہ D.C.O کی تقرری کے لئے بیسویں گریڈ کا افسر ہو گا اور یہ کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ جو چاہے گا وہ ہو گا چاہے وہ پہلے گریڈ کا ہو، بیسویں گریڈ کا ہو یا بائیسویں گریڈ کا ہو۔

جناب سپیکر! رانا صاحب بلدیاتی انتخابات سے فرار حاصل کرنے کے بعد جب بھی بلدیاتی انتخابات کرائے جائیں گے اس وقت کے لئے یونین کونسلوں، تحصیل کونسلوں اور ٹاؤن کونسلوں کی حلقہ بندی کا اختیار چاہتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اختیار حکومت کو دیا جائے تاکہ وہ ان کی حدود کا تعین کرے۔

میں معزز وزیر قانون کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اتفاق سے یہی وہ جگہ تھی جہاں پر کھڑے ہو کر انہوں نے یہ بات کہی تھی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات ہزار دفعہ کہہ چکے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا آپ boundaries پر بھی بات نہیں کرنے دیں گے ؟ میں boundaries کی بات کر رہا ہوں۔ میں یہ حوالہ دے رہا ہوں کہ یہاں کھڑے ہو کر لاء منسٹر صاحب نے کیا کہا تھا۔ آپ مجھے بتائیں کہ وہ کون سا قانون ہے جو مجھے یہ بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا؟ جب اس آمر نے حلقہ بندی کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جن اچھی قوموں نے آگے بڑھنا ہوتا ہے وہ ماضی کو بُھول کر مستقبل کے لئے اچھی سوچ رکھتی ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کاش ایک گھنٹہ پہلے انہوں نے بھی تذکرہ نہ کیا ہوتا کہ آمر نے صحافیوں کے ساتھ کیا کیا تھا۔ اچھی قومیں تاریخ کو repeat کرتی ہیں، تذکرہ کرتی ہیں، یاد رکھتی ہیں اور اسے پڑھتی ہیں۔ میں وزیر قانون صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسی جگہ پر کھڑے ہو کر انہوں نے یہ کہا تھا کہ حلقہ بندی کا اختیار جب آپ executive کو دیں گے تو وہ من مرضی سے یونین کونسلوں، تحصیل وٹاؤن کونسلوں کی حلقہ بندی کریں گے اور انتخابات کے نتائج پر اثر انداز ہوں گے۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! relevant رہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کاش ان کو اپنی کی ہوئی بات آج یاد ہوتی اور وہ یہ کہتے۔۔۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! اب آپ ختم کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا آپ میرا بولنے کا حق چھین سکتے ہیں ؟

جناب سپیکر: میں اس کی حد تک آپ کو روک سکتا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ مجھے interrupt کیوں کرتے ہیں ؟

جناب سپیکر: یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ لیلیٰ مجنوں کی کہانی شروع کر دیں۔ This is not good

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں boundaries specificallyکی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ relevantبات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اتنے اہم نہیں کہ جن کے لئے اس Houseکی روایات کی قربانی دی جائے۔

جناب سپیکر: کس بات کی قربانی؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ مجھے کیوں interruptکرتے ہیں۔ آپ مجھے بات توکرنے دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو relevantکرنا چاہتا ہوں اور آپ کو relevantہونا پڑے گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں boundariesپر بات کرتا ہوں۔ مجھے وہ بات یاد آتی ہے کہ جب لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ حلقہ بندی کرنے کے لئے executiveکو اگر اختیار دے دیا جائے تو وہ اس وقت کے حکمرانوں کے کہنے پر، ان حکمرانوں کی پسند و ناپسند پر حلقہ بندی کریں گے جن کی قانون اور اصول کے اندر کوئی جگہ موجود نہیں ہوگی اور حکمران بلدیاتی الیکشن پر حلقہ بندی کرنے میں اثرانداز ہوں گے۔ آج میں یہ بات بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب ہمارے معزز لاء منسٹر نے یہیں پر کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ حلقہ بندی کرنے کا اختیار عدلیہ کو دیا جائے، الیکشن کمیشن کو دیا جائے یا اپوزیشن کے نمائندوں کو اُس میں شامل کیا جائے۔ اگر وفاقی حکومت مفاہمت کے تحت الیکشن کمیشن کے تقرر، صوبوں اور مرکز میں حکومتیں قائم کرنے کے سلسلے میں انتخابات کرانے کی بابت عبوری setupکے لئے ایسی کمیٹی بنا دے جس میں اپوزیشن کے ممبران موجود ہیں جن کی رائے کے مطابق الیکشن کمیشن کے ممبران اور اُس کے چیئرمین کا تقرر کیا جائے۔ اگر پاکستان پیپلز پارٹی کے اندر حوصلہ موجود ہے کہ وہ تمام اُن نمائندوں کو جو اپوزیشن کو leadکرتے ہیں کی آراء کو مدنظر رکھ کر ایسا setupبنانے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں تو ہمارے لاء منسٹر اور مسلم لیگ (ن) کے اندر بھی یہ دل اور حوصلہ ہونا چاہئے کہ حلقہ بندی کا تعین کرنے کے لئے اپوزیشن کے نمائندوں کو شامل کیا جائے۔ عدلیہ یہ حلقہ بندی یا الیکشن کمیشن سے کرائی جائے۔ گورنر صاحب کا messageیہ ہے کہ اگر صحیح جمہوری روایات کو زندہ کرنا چاہتے ہیں تو حلقہ

بندی میں کسی ایک حکومت کی پسند و ناپسند کی بجائے عدلیہ، الیکشن کمیشن اور اپوزیشن کے نمائندوں کی آراء کو شامل کیا جانا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! آپ نے relevant رہنا ہے ورنہ پھر آپ نے کہنا ہے کہ interrupt کرتے ہیں۔ میں irrelevant بات کی آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں پہلے بھی relevant نہیں تھی تو مجھے آپ بتا دیجئے۔ اگر میں relevant نہیں ہوں گی تو میرے ساتھ بھی یہی سلوک ہو گا۔ بات تاریخ کی ہو رہی تھی تو عقل مند ترقی یافتہ اقوام تاریخی واقعات سے تجربات حاصل کر کے آگے کی طرف چلتی ہیں نہ کہ اس amendment کی طرح چلتی ہیں۔ پہلے ایک اچھی شق تھی جس کو بدنیتی پر مبنی ایک ہی فیصلے سے تبدیل کر دیا گیا۔ پہلے Bill میں جو شق شامل تھی وہ میں آپ کے سامنے پڑھ دیتی ہوں۔ The Punjab Local Government Ordinance, 2001 میں ہے کہ:

> The Government may, subject to previous publication, notify the change in the boundaries of the Unions, Tehsils or Towns:
>
> Provided that such change shall come into force on the announcement of the next Local Government Elections.

یہ پہلے تھا اور اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ اس کی بنیاد بدنیتی پر ہی رکھی گئی ہے یا نہیں؟ گورنر صاحب نے اس پر message دیا ہے اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012 میں 5(a) میں لکھا گیا ہے کہ:

> 5(a) The Government may, subject to previous publication and by notification in the official Gazette, change the boundaries of a Union, Tehsil or Town and such change shall take effect from the date of the notification.

جناب سپیکر! حلقہ بندیاں تبدیل کرنے کا اختیار ایک notification کے ذریعے ایک دن پہلے دے دیا گیا ہے۔ آپ مجھے بتا دیجئے کہ کیا یہ بدنیتی پر مبنی نہیں ہے؟ سب سے بڑی گواہ آج کے کئے ہوئے فیصلوں کی یہ تاریخ ہو گی اور یہی میڈیا ہو گا جس کے حق میں آپ نے قرار دادیں پڑھی ہیں۔ کتنی

بڑی ناانصافی ہے کہ ایک notification کے ذریعے یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ آپ جب چاہیں حلقہ بندیوں کو تبدیل کر لیں۔ الیکشن حلقہ بندیوں پر ہوتا ہے اور اُس کی تیاری بھی حلقہ بندی سے ہوتی ہے مگر اس تبدیلی کے بعد حلقہ بندی کو جب چاہیں آپ تتر بتر کر دیں۔ انتہائی relevant point اور objection گورنر صاحب کی طرف سے آیا ہے۔ ہم بھی کہتے رہے اور آپ بھی اس چیز کو سمجھتے ہیں لیکن وزیر قانون صاحب نے تو کہنا ہے کہ "میں نہیں مانتا" اب مجھے یہ بھی پتا ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیں کیا کہیں گے؟

جناب سپیکر: صرف وزیر قانون کی بات نہیں ہے۔ ہم پورے House سے پوچھتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میڈیا کو بھی معلوم ہے کہ وہ اس کے جواب میں کیا کہیں گے؟ جب ان کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئے گا تو پھر ایک جگت لگائیں گے اور ہنسی میں اڑا کر رکھ دیں گے۔ اگر یہی وتیرہ اس ایوان کا رہا کہ حقائق اور اصل تکلیف دہ باتوں کو قبول کرنے کی بجائے ہنسی اور مذاق میں اڑا دیا جائے تو پھر بہتری ہو گئی۔ یہ سیدھی سیدھی باتیں ہیں، کوئی سمجھ میں نہ آنے والی نہیں ہیں۔ آپ سب لوگ الیکشن لڑ کر آئے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ حلقہ بندی کی کیا حیثیت ہے مگر اس کو ایک notification کے ذریعے کس طرح راتوں رات تبدیل کیا جائے گا جس سے کیا مطلوبہ نتائج حاصل کئے جائیں گے یہ آپ سب لوگ خود سمجھتے ہیں اور مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہی گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے معزز ممبران تو الیکشن میں پڑے ہوئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ یہ الیکشن کی حلقہ بندی ہو رہی ہے حالانکہ الیکشن کی حلقہ بندی سیکشن (2)112 کے تحت ہوتی ہے اور یہ ان تحصیلوں کے لئے ہے جو نئی تحصیلیں بنی ہیں۔اس کا اس معاملے سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی message میں یہ بات ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ 2011

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Environment Protection (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 56 of 2011) Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 07-03-2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 07-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Environment Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b) of the

Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose it.

MR SPEAKER: Not yet please. I shall repeat and then you can oppose it.

The motion moved is:

"That the Punjab Environment Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose it.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں بھی وہی جمہوری روّیے ہیں۔ جب اٹھارہویں اور انیسویں ترامیم پاس ہوئیں تو تاریخ میں دوسری بار ایسا ہوا ہے کہ 100 فیصد پارلیمنٹ کے نمائندوں نے اٹھارہویں اور انیسویں ترامیم پر دستخط کئے ہیں۔ یہ سنہری موقع ایک دفعہ 1973 میں آیا تھا اور محض اتفاق سمجھ لیں کہ جب بھی یہ سنہری موقع پوری قوم کو unanimous کرنے کا ملا ہے تو یہ اعزاز پاکستان پیپلز پارٹی کو ملا ہے حالانکہ تیرھویں اور چودھویں ترامیم بھی ہوئیں تھیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کو جب بھی mandate ملا، اس وقت اسے دو تہائی اکثریت بھی حاصل نہ تھی لیکن اس کے باوجود یہ دونوں بڑے کام۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): شکریہ۔ جناب سپیکر! موصوف غیر متعلقہ بات کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اخلاق صاحب! میں سُن رہا ہوں یا آپ سُن رہے ہیں؟ Nobody is allowed to do like this جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پوری قوم کو متفق کر کے Provincial Autonomy Financial Award اور چھوٹے صوبوں کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دینے کا unanimous معاملہ جب بھی طے ہوا تو اس کا اعزاز الحمد للہ پیپلز پارٹی کو جاتا ہے۔ 1973 ہو یا 2010-11 یہ اعزاز پاکستان پیپلز پارٹی کو حاصل ہوا ہے اور وہ نام نہاد جمہوری پارٹیاں۔۔۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ relevant رہیں تاکہ میں بھی آسانی سے سن سکوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انیسویں ترمیم کی بات کی ہے۔

MR SPEAKER: What he wrote in it

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اٹھارہویں اور انیسویں ترامیم پر میں نے بات کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں نے بھی پہلے یہی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: اخلاق صاحب! بڑے افسوس کی بات ہے۔ پہلے انہیں بات کرنے دیں کیونکہ میں ان کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر مسلم لیگ کو 65 سالہ تاریخ میں unanimous legislation نصیب نہیں ہو سکی تو اس میں میرا قصور نہیں۔ ان کو تو دو تہائی اکثریت بھی ملی تھی لیکن پاکستان پیپلز پارٹی نے جب بھی unanimously legislation کی ہے انہوں نے باقی لوگوں کی آراء کو شامل کر کے legislation کی ہے۔ جب سے 18th and 19th Amendments ہوئی ہیں تو ہماری صوبائی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ Environment Protection Legislation پر صوبہ پنجاب کا حق ہے حالانکہ 18th and 19th Amendments کے بعد اس amendment کے تحت Implementation Commission کا تقرر ہوا ہے اور Implementation Commission کے اندر مسلم لیگ (ن) کی نمائندگی بھی موجود ہے دو تاریخوں کو مختلف legislations بھیجی گئیں کہ فلاں فلاں subject صوبہ کے پاس اور فلاں فلاں subject وفاق کے پاس رہے گا۔ اگر

معزز لاء منسٹر صاحب تک یہ خبر نہ پہنچی ہو تو میں انہیں بتا دیتا ہوں کہ صفحہ نمبر 16 کو revisit کر لیں اور اس کو پڑھ لیں ۔ اس پر اسلام آباد کی 29۔جون 2011 کی date ہے اس میں Ministry of Environment صوبوں کو devolve کی گئی ہے اور subjects لکھ دیئے گئے ہیں کہ فلاں فلاں subjects مرکز کے پاس ہوں گے اور فلاں فلاں subjects صوبوں کو devolve کر دیئے گئے ہیں۔ معزز لاء منسٹر صاحب یہ Second entry note فرمالیں۔ Second entry میں لکھا ہوا ہے کہ:

Environmental Pollution, Ecology, Forestry, Wildlife, Biodiversity, Climate change and Desertification.

جناب سپیکر! اس کے آگے لکھا ہوا ہے کہ:

Assumed to the Planning Development Division

تو یہ Federal Government کی ہے اور Provincial Government کی نہیں ہے۔ معزز گورنر صاحب نے اس پر جو اعتراضات لگائے ہیں اس میں انہوں نے صفحہ نمبر 9 پر یہ سارے items دیئے ہیں کہ Environment Protection کے یہ items مرکز کے پاس رہیں گے اور یہ صوبوں کے پاس devolve نہیں ہو سکتے۔ اس میں Entry No.1 ہے کہ:

National policy plans, strategies and programmes regarding Environment pollution Ecology, Forestry, Wildlife, Biodiversity, Climate change and Desertification.

یہ بھی وہی بات ہے کہ:

Assumed to the Planning Development Division.

جناب سپیکر! Entry No: 5 میں ہے کہ:

Secretariat of Pakistan Environment of Protection Council and established under the Pakistan Protection Act 1976.

یہ بھی انہوں نے IPC کے تحت یعنی Inter Provincial Committee کے حوالے کیا ہے۔

جناب سپیکر! Entry No. 6 میں ہے کہ:

Pakistan Environmental Planning and Architectural Consultant Limited

اس کو بھی انہوں نے Planning Division کے حوالے کیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری ایک فہرست میرے پاس موجود ہے کہ Global Environmental Impact Study Centre Islamabad بھی وفاق کو دیا گیا ہے، National Council for Conservation of Wildlife in Pakistan اور پھر Pakistan Environmental Protection Agency بھی وفاق کو دیا گیا ہے۔ اگر معزز لاء منسٹر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ اس بات پر تنازعہ موجود ہے کہ یہ وفاقی حکومت کے پاس رہے گا یا صوبائی حکومت اس پر legislation کرے گی تو اس کے proper طریق کار کی Constitution کے Article 270AA کے اندر وضاحت کر دی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک Implementation Commission مقرر کیا جائے گا اور وہ فیصلہ کرے گا کہ کون سا subject devolve ہوگا اور کون سا subject وفاق کے پاس رہے گا۔

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) کے ممبران پارلیمنٹ Implementation Commission کا حصہ ہیں، یہ جو Implementation Commission کے فیصلے ہوئے ہیں ان کے اندر وہ موجود تھے اور ان کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ اگر اپنے ممبران کے کئے ہوئے فیصلوں پر بھی ان کو اعتماد نہیں ہے تو میں معزز لاء منسٹر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ذرا Constitution of Islamic Republic of Pakistan کے آرٹیکل 143 کو ملاحظہ فرمالیں۔ اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ:

> 143. If any provision of an Act of a Provincial Assembly is repugnant to any provision of an Act of Majlis-e-Shoora (Parliament) which Majlis-e-Shoora (Parliament) is competent to enact, then the Act of Majlis-e-Shoora (Parliament), whether passed before or after the Act of the Provincial Assembly, shall prevail and the Act of the Provincial Assembly shall, to the extent of the repugnancy, be void.

جناب سپیکر! صوبوں کے enactment کرنے کے بعد بھی اگر پارلیمنٹ enactment کر لیتی ہے تو پارلیمنٹ کے پاس یہ اختیار رہے گا یعنی Law کے اندر shall کا word substantial استعمال ہوا ہے اور یہ mandatory ہے جبکہ may کے اندر گنجائش ہوتی ہے۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ:

Shall prevail and the Act of the Provincial Assembly, shall to the extent of the repugnancy be void.

کاش! معزز لاء منسٹر نے اپنی ضد چھوڑی ہوتی اور Implementation Commission جس کے اندر ان کے اپنے نمائندے موجود ہیں ان کی بات کو obey کیا ہوتا۔ کاش! انہوں نے Constitution کے آرٹیکل 143 کو obey کیا ہوتا تو آج ان کو یہ ہزیمت نہ اُٹھانا پڑتی اور گورنر صاحب یہ Bill ان کے سمجھنے کی کمی کی وجہ سے واپس نہ کرتے۔

جناب سپیکر! ہمیشہ پارلیمنٹ یا قانون ساز اسمبلی جس قانون کو پاس کرتی ہے وہی اسمبلی اسی قانون کے اندر ترامیم کر سکتی ہے۔ اگر کوئی سندھ کے اندر enactment ہو تو آپ صرف لفظ سندھ کو change کر کے پنجاب لکھ کر اس کی legislation نہیں کر سکتے۔ جیسے شراب کی بوتل پر [****] لکھ دینے سے وہ حلال نہیں ہو جایا کرتی۔ اسی طرح کوئی بھی قانون سازی جس اسمبلی کی ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا [**] شراب بھی ہوتی ہے؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ کیوں interrupt کرتے ہیں؟ یہ ان کا معاملہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جب [**] شراب کا کہیں گے تو میں کیسے interrupt نہیں کروں گا؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ House کے Custodian ہیں اور میرے بھی سپیکر اتنے ہی ہیں۔

جناب سپیکر: کہاں [**] شراب کا ذکر ہے؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ میرے بھی اتنے ہی سپیکر ہیں اور میں نے آپ کو ووٹ بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر: میں غلط بات نہیں سنوں گا۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ کو سپیکر منتخب کرتے ہوئے میں نے ووٹ دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بتائیں [**] شراب کون سی ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 126 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ویسے بھی آپ House کے Custodian ہیں اور گورنمنٹ کے Custodian نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اپنی ذات کا تو ہوں۔ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ [**] شراب کا کہہ رہے ہیں، کہاں ہے [**] شراب، اس کو کس نے ایجاد کیا ہے؟ جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر پنجاب حکومت legislation کے اندر کوئی breakthrough کرنا چاہتی ہے، انہوں نے پچھلے دنوں ایک پریس کانفرنس کے اندر کہا ہے کہ ہم نے 65 سالہ تاریخ کے اندر سب سے زیادہ ریکارڈ قانون سازی کی ہے۔ قانون سازی یہ ہے کہ فیڈرل کے قوانین کو اٹھا کر لفظ پاکستان کی جگہ پنجاب لکھ دیا، فیڈرل کی جگہ provincial لکھ دیا اور اس کو پاس کر کے کہنے لگے کہ ہم نے ریکارڈ قانون سازی کی ہے۔ اس کو کہتے ہیں کہ انگلی کٹوا کر شہیدوں میں شامل ہونا۔ اگر کوئی subject پارلیمنٹ نے legislation کے ساتھ صوبوں کو دیئے تھے تو صوبوں کو یہ نہیں کرنا چاہئے تھا کہ وہ فیڈرل کی legislation کا نام change کر کے adopt کر لیں بلکہ چاہئے یہ تھا کہ اس subject پر modern needs کے مطابق نئی legislation لے کر آتے اور اس legislation کو approval کے لئے اس House کے اندر پیش کرتے۔

جناب سپیکر! ہمیں ایک بات پر Hon'able Chair کے ساتھ اختلاف ہے اور وہ یہ ہے کہ جب گورنر پنجاب نے یہ Bill واپس بھیجے تھے تو آپ کو یہ چاہئے تھا کہ ایڈوائزری کمیٹی کے اندر بیٹھتے اور اپوزیشن ممبران کے سامنے ایک mechanism بناتے کہ جو گورنر پنجاب کی طرف سے یہاں پر Bills واپس آئے ہیں ان Bills کو take up کرنے کا procedure کیا ہوگا؟ Legislation کے لئے یہ چاہئے تھا کہ جتنے اعتراضات گورنر پنجاب نے بھیجے ہیں تو اس ایک ایک objection پر علیحدہ علیحدہ discussion clause by clause ہونا ضروری تھی اور clause by clause ان objections کو House سے پاس کرایا جانا ضروری تھا۔ اگر معزز منسٹر صاحب نے اس سارے پلندے کو صرف پڑھا ہوتا اور جس کا مجھے یقین ہے کہ انہوں نے نہیں پڑھا۔ اگر انہوں نے پڑھا ہوتا تو ان کی بات اس پر نہ اٹکتی۔ جب انہیں وضاحت کے ساتھ گورنر پنجاب نے یہ کہہ دیا ہے کہ جس House کی legislation ہو وہی House اس کے اندر ترامیم کر سکتا ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! صرف ایک پیغام کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ معزز لاء منسٹر صاحب نے 2002 سے 2008 تک جتنی گفتگو House میں کی ہے۔ کاش! وہ ان کو یاد ہو یا یہ پڑھ لیں۔ میری التجا ہے کہ وہ اس کو پڑھ لیں تاکہ ان کو وہ باتیں سمجھ آ جائیں جو آج کل ان کو سمجھ نہیں آ رہیں۔ شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ۔ دیکھیں ممبران مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ آپ کم بولیں۔ یہ تھک گئے ہیں، وزیر قانون بھی اونگھ رہے ہیں۔

معزز ممبران: بولو جی، بولو جناں مرضی بولو۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں بدلیں

جناب سپیکر: جتنا مرضی بولیں لیکن relevant بولیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم کر ہی کیا سکتے ہیں؟ ہمیں فنڈز دیئے جاتے ہیں نہ ہی کوئی اور اختیارات ہم صرف amendments پر ہی بات کر سکتے ہیں۔ اس میں گورنر صاحب نے اپنے message میں جو کہا ہے یہ ایک بڑا relevant point ہے۔ یہ پہلے بھی اس پر کافی بات ہو چکی ہے کہ آرٹیکل 142 اور 143 کی اس میں واضح خلاف ورزی کی گئی ہے۔ مجلس شوریٰ جو ایک قانون۔۔۔

معزز ممبران: شورا نہیں شوریٰ۔

محترمہ آمنہ الفت: میں نے مجلس شوریٰ ہی کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب افتخار احمد خان بلوچ: شوریا کہا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ان کے کان ہی خراب ہیں۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House. No interruption please.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! پارلیمنٹ جو قانون بناتی ہے اس کو صوبائی اسمبلیاں۔۔۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, no interference.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ان کے پاس کوئی اور چیز تو ہے ہی نہیں اب یہ بیٹھ کر مذاق کریں گے ان کے پاس کرنے کے لئے اور ہے کیا؟ (شور وغل)

MR SPEAKER: No interruption, order please.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم دونے ان سب کو بٹھایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ میرے ساتھ بات کریں، ان کی بات چھوڑیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ اس طرح کی باتیں کریں گے تو میں بات کیسے کروں گی؟

جناب افتخار احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! یہ ہیڈماسٹر نہ بنیں ایم پی اے بنیں۔

جناب سپیکر: No please. جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے انہیں تہذیب سکھائی۔ بات یہ ہے کہ صوبائی اسمبلیاں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون میں آرٹیکل 142 اور 143 کے تحت رد و بدل نہیں کر سکتیں۔ میں یہ اپنے پاس سے نہیں کہہ رہی، یہ آرٹیکل 142 اور 143 کہہ رہا ہے۔ میں نے پہلے بھی وزیر قانون صاحب کے ساتھ اس پر کافی debate کی تھی۔ میں ایک سیدھی سی بات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ بہت ساری منسٹریاں یہاں پر اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبوں کو منتقل ہو گئی ہیں لیکن ابھی بہت سارے محکمے ایسے ہیں کہ جن کے اوپر فیصلہ ہونا باقی ہے کہ یہ صوبوں کو ٹرانسفر کئے جائیں گے یا وفاقی حکومت کے پاس رہیں گے۔

اسی طریقے سے Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill کے اندر بھی جو دیگر ادارے ہیں وہ ابھی تک مکمل طور پر devolve نہیں ہوئے، ان کے devolve ہونے کا ابھی تک فیصلہ نہیں کیا گیا اور وہ فیصلہ کرنے کے لئے سینیٹر رضا ربانی کی سربراہی میں ایک کمیشن بھی بنایا گیا ہے کمیشن یہ فیصلے کر رہا ہے کہ یہ جو procedure ہے اس میں کون کون سی چیزیں وفاقی حکومت نے رکھنی ہیں اور کون کون سی چیزیں صوبوں کو منتقل کرنی ہیں۔ جو چیزیں ابھی under process ہیں یا under discussion ہیں اس کے اوپر کس طریقے سے legislation کر کے بل پاس کرایا جا سکتا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ پنجاب حکومت کے پاس اکثریت ہے۔ ہم تو صرف وہ ہیں جو یہاں پر آج پوری اسمبلی کو یرغمال بنائے بیٹھے ہیں۔ ان سب کی مجبوری ہے۔ ہم تو صرف نشان دہی کر سکتے ہیں مقصد صرف یہ ہے کہ جو procedure ابھی under discussion ہے اور جو ادارے ابھی تک مکمل طور پر devolve نہیں ہوئے ان کے اوپر کس طریقے سے اس پر legislation ہو سکتی ہے اس میں ایسی کون سی اچنبے والی بات ہے جو وزیر قانون کی سمجھ میں نہیں آ رہی۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: اس کے ساتھ ہی میں کورم بھی point out کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ 2011

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم اپوزیشن کے بھائی اور بہن نے جو بات کی ہے۔ اس میں بڑی عام فہم بات ہے کہ ایک Concurrent List تھی جس کے خلاف صوبے پچھلے پچیس تیس سال سے جدوجہد کر رہے تھے اور اس Concurrent List کا معاملہ یہ تھا کہ جو Federal List subjects پر ہیں اس میں فیڈرل گورنمنٹ legislation کر سکتی ہے اور جو دوسری Concurrent List ہے اس پر فیڈرل گورنمنٹ بھی legislation کر سکتی ہے اور صوبہ بھی legislation کر سکتا ہے۔ اب Concurrent List کو ختم کر دیا گیا ہے meaning thereby جو Concurrent List پر subjects تھے وہ اب تمام صوبوں کو devolve ہو گئے ہیں ماسوائے ان چند کے جن کو وہاں سے pick کر کے Federal Legislative List میں درج کر دیا گیا ہے۔ یہ Environmental Protection جو کا محکمہ ہے Concurrent List Entry No. 24 پر اس کا اندراج تھا۔ اب چونکہ Concurrent List abolish ہو گئی ہے۔ اس کا Federal Legislative List میں اندراج نہیں کیا گیا لہذا اس قانون کو opt کرنا آئینی طور پر اس اسمبلی پر فرض بھی ہے اور اس کا right بھی ہے، بس اس میں اتنی سی بات ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article

116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ 2011

MR SPEAKER: Now, we take up the Walled City of Lahore Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Walled City of Lahore Bill 2011, as passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Walled City of Lahore Bill 2011, as passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose.

MRS AMNA ULFAT: I oppose.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں تین چار points پر توجہ دلا کر اپنی بات مختصر کروں گا، انہوں نے Walled City of Lahore Bill کے سیکشن 7 میں transfer of

property regulate کرنے کے اختیارات اتھارٹی کو shift کر دیئے ہیں، اس اتھارٹی میں چار پسند و ناپسند والے نمائندے بھی ہیں وہ جو چاہئیں کرتے رہیں گے اور ان پر کوئی check نہیں ہو گا- سیکشن 8 کے اندر اتھارٹی کو اختیار دیا گیا ہے کہ acquire property, both movable and immovable پبلک کے عام نمائندے جن کا کوئی معیار نہیں سوائے اس کے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جن چار بندوں کو نامزد کر دیں۔ اس اتھارٹی کے پاس acquisition of land یعنی یہ دونوں اختیارات اسے shift کر دیئے جائیں گے، اس لئے ان اختیارات کے ساتھ اتھارٹی کو شتر بے مہار کر دیا گیا ہے- انہوں نے یہ ایک بڑی مضحکہ خیز شق شامل کی ہے۔

Section 33. Restriction on Trade, Calling or Occupation: Subject to sub-section(2) of section 36, no person shall carry on any trade, calling or occupation in the Walled City unless he has applied for and obtained a License from the Authority in such manner as may be prescribed.

جناب سپیکر! یہ اختیارات بھی ایسی اتھارٹی کو نہیں دیئے جا سکتے جس کے اندر چند exofficio اور چار نمائندے محترم وزیر اعلیٰ کی پسند و ناپسند پر ہوں گے اور وہ transfer of property and acquisition of land جیسے معاملات کے اندر مداخلت کریں گے اس سے پبلک کے rights محفوظ نہیں رہ سکیں گے-

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین ڈاکٹر اسد اشرف کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین! آپ کو مبارک ہو، آپ کے آنے کی وجہ سے میں مختصر کروں گا اور میں صرف آپ کے کہنے پر دوستوں کی بات بھی مان رہا ہوں۔ سیکشن 37

Section 37. **Regulation of Transfer of Property:** The Authority shall regulate the transfer of property in the Walled City in the prescribed manner.

یہ اختیارات بھی اگر اتھارٹی کو دیئے جائیں گے تو یہ ناانصافی ہو گی-عدلیہ کے احترام کے معاملے میں ایک شق سے پاکستان مسلم لیگ کا سیاہ چہرہ سامنے آیا ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس اتھارٹی کو empower کرنے کے لئے سیکشن 52 رکھا گیا ہے- احترام عدلیہ کے لئے یہ ہمارے لاء منسٹر کے

مشورے سے کیا گیا ہے چاہے وہ lower courts ہوں، higher courts ہوں یا سپریم کورٹ ہو۔ معزز وزیر قانون نے کہا ہے کہ .Jurisdiction of courts barred کہ اتھارٹی جو فیصلہ کردے گی وہ کسی عدالت میں challengeable نہیں ہو گا اور اتھارٹی کے اندر ممبر کون ہیں؟ وہ معزز خادم اعلیٰ کی پسند وناپسند کے چار نمائندے ہیں۔ یہ شق پڑھنے والی ہے۔

> Save as otherwise provided by the Act, no court or any other Authority shall have jurisdiction to question the legality of anything done or any action taken under the Act, by or at the instance of the Authority.

اس شق کے ذریعے courts کو bar کر دیا گیا ہے کہ وہ اتھارٹی کے فیصلے کو take up نہیں کر سکیں گی۔ آپ نے احترام عدلیہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ میں ایک بات کی طرف توجہ دلا کر اجازت چاہوں گا کہ اگر اتھارٹی کو transfer of land اور land acquisition کے سپیشل اختیارات دے دیئے جائیں اور ان میں نمائندے کسی بندے کی پسند وناپسند پر ہوں تو پبلک کے rights violate ہونے کا امکان ہے۔ یہ Constitution rights کے آرٹیکل 118 کے اندر پاکستان کے ہر شہری کو دیئے گئے ہیں۔ اس اتھارٹی کے اختیارات اتنے زیادہ کر دیئے گئے ہیں کہ سب رجسٹرار، ڈسٹرکٹ کلکٹر، کمشنر اور ممبر بورڈ آف ریونیو کے اختیارات کو بھی to some extent curtail کر دیا گیا ہے جو کہ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ احترام عدلیہ اور احترام ایگزیکٹو میں (ن) لیگ کی خدمات کو تاریخ کے سیاہ ابواب میں لکھا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب چیئرمین! مجھے بڑا مزہ آ رہا ہے کہ سب لوگ میری منت سماجت کر رہے ہیں کہ پلیز مختصر کریں اور ہم دو لوگوں نے مل کر سب کو بٹھایا ہوا ہے یہ بھی ایک تاریخی بات ہے۔ گورنر صاحب نے Walled City Bill کے اندر جو objection لگایا ہے، ان کا جو message ہے وہ بہت clear ہے، میں تو یہ کہوں گی کہ مرے کو مارے شاہ مدار والی بات ہے۔ Preamble میں تو بہت اچھا کہا گیا ہے کہ۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب چیئرمین! Preamble میں تو بڑی اچھی باتیں کی گئی ہیں کہ لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے یہ Bill بنایا گیا ہے لیکن دراصل اس کی روح بالکل اس کے against ہے۔ میرے خیال میں national heritage کے نام پر ان غریب لوگوں کی جگہوں پر ایک کمیشن کو اختیار دے دیا گیا ہے اور ایک اتھارٹی بنا دی گئی ہے جو ان کے مقدر کا فیصلہ کرے گی۔آج کے دور میں روزگار کمانا تو ویسے ہی بہت مشکل ہے اس لئے اس میں آسانی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ایک غریب آدمی کاروبار شروع کرنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچے گا کہ according to this Bill اس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ پہلے لائسنس بنوائے گا، لائسنس بنوانے کے لئے اس نے کہاں کہاں دھکے کھانے ہیں، ایک ناخواندہ انسان کو معلوم ہے کہ اس نے لائسنس بنوانے کے لئے کہاں کہاں ٹھوکریں کھانی ہیں، لائسنس بنوانے کے نام پر اس کو کون کون exploit نہیں کرے گا، لائسنس بنوانے کے نام پر اس سے کتنی رشوتیں کھائی جائیں گی۔ یہ facts ہیں مجھے کوئی شوق نہیں کہ میں یہاں پر رات گئے تک سب کو بٹھا کر رکھوں۔میرا مقصد یہ ہے کہ ایک message اور چند سنجیدہ حقائق میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچ جائیں جس پر سب سوچ سکیں کہ ہم نے آسانی پیدا کرنی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ آمنہ الفت: Welcome جناب سپیکر! وہ بے چارے غریب ناخواندہ لوگ لائسنس بنوانے کے علاوہ پہلے سے ہی ٹیکسز وغیرہ کا انتظام کر لیں۔اس اتھارٹی کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ national heritage کے نام پر کب ان کا کاروبار ختم کرا دے، کب ان سے جگہ لے لی جائے اور پھر سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ایک شہری کا عدالت میں جانے کا جو اختیار ہے وہ اس سے لے لیا گیا ہے۔کورٹ کو بالکل اس میں سے out کر دیا گیا ہے۔اتھارٹی کے کئے ہوئے فیصلے کو عدالت میں challenge نہیں کیا جا سکے گا یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے، ایک شہری کے rights کے ساتھ یہ صریحاً زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر پنجاب حکومت اپنے ماتھے پر اس قسم کی زیادتیوں کا سہرا باندھنا چاہتی ہے تو وہ اس چیز کو بھی مدنظر رکھے کہ یہ عوام پہلے ہی بہت پسی ہوئی ہے۔اس قسم کی زیادتیوں سے یہ کس کو oblige کرنا چاہتے ہیں؟ اگر حکومت اس چیز کو understand کر لے تو اس میں اسی کا فائدہ ہے۔میں تو صرف عوام کے حقوق کی بات کرتی ہوں کہ لوگوں کو روزگار دینا اچھی بات ہے، قومی heritage کو تحفظ دینا اچھی بات ہے لیکن فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے نقصانات اور فوائد کے متعلق سوچنا بھی بہت ضروری ہے۔ایک غلط فیصلہ بہت سے لوگوں کو تڑپا سکتا ہے اور ان کو ذلیل و خوار کر سکتا ہے۔میری ناقص العقل اس چیز کو

understandکرتی ہے کہ عوام کو نئے سرے سے لائسنس لینے کی الجھنوں میں ڈالنا اور عدالت میں challengeکرنے کا حق ان سے واپس لے لینا بہت بڑی زیادتی ہے اس لئے میں گزارش کروں گی کہ اس معاملے پر وزیر قانون کو ضرور سوچنا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ معروف قانون دان ہیں اور یقیناً وہ کھڑے ہو کر اس کو کسی قانونی شق سے جوڑ کر bulldozeکر دیں گے۔

جناب سپیکر: ان سے ابھی پوچھتے ہیں۔ جی، وزیر قانون صاحب! ان کو ذرا صحیح طرح سے بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پرانا لاہور، Walled Cityہمارا قومی اثاثہ ہے، اس کو preserveکرنے کے لئے اتھارٹی کا قیام اور جو Actبنایا جا رہا ہے یہ بہت ہی مستحسن اقدام ہیں۔ اس میں democratic valuesکا اتنا خیال رکھا گیا ہے کہ اس کی اتھارٹی میں All members of the Provincial and National Assemblies whose constituency falls partly or wholly within the Walled Cityکو بطور membersشامل کیا گیا ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ ان ممبرز کو حکومت elect or nominateکرے گی بلکہ اس علاقے کے جو بھی ممبران ہیں، ان کا حلقہ partlyپڑتا ہے یا پورا ہے وہ اس اتھارٹی کے ممبرز ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس میں جن professional لوگوں کا تقرر کرنا ہے اس میں بھی اس بات کا خیال رکھا گیا ہے اور یہاں Member of the Authorityکی sub clause-1(ix)میں لکھا گیا ہے کہ:

> 4. **Members of the Authority-(1)(ix)** four qualified persons to be nominated by the Chairperson on the Members recommendation of all members of the Provincial and National Assembly whose constituency falls partly or wholly within the Walled City.

یعنی جو professionalلوگ لئے جائیں گے وہ بھی اس Walled City، حلقے یا علاقے کے نمائندوں کی مشاورت سے لئے جائیں گے بلکہ ان کی recommendationسے لئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! معزز ممبران نے یہ بات کی ہے کہ اس حوالے سے کسی عدالت کا اختیار ختم کیا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میرے بھائی احسان الحق احسن نولاٹیا صاحب اور محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہو لیکن گورنر صاحب کو معلوم تھا۔ انہوں نے تو ویسے ہی قسم کھائی ہوئی ہے کہ جو بھی چیز

ان کے پاس جائے گی اس پر انہوں نے اپنے اختیارات کے تحت ایک دفعہ objection لگا کر واپس ضرور بھیجنا ہے۔ اس Act کے sectoin-52 میں لکھا گیا ہے کہ:

52. Jurisdiction of courts barred. No court or other Authority shall have jurisdiction to question the legality of anything done or any action taken under the Act,

لیکن اس میں پہلے کچھ الفاظ میرے ساتھی نہیں پڑھ رہے جو کہ اس طرح ہیں کہ save as otherwise provided by the Act. اس Act کے section-47 میں باقاعدہ یہ درج ہے کہ:

47. Appeal. (1) A person aggrieved by any decision or order of the Authority on the ground that it is contrary to the provisions of the Act may, within thirty days of the receipt of such decision or order, appeal to the Lahore High Court in the manner prescribed by the said Court for filing the first appeal and the Lahore High Court shall decide such appeal within ninety days.

جناب سپیکر! اس Act میں صرف اور صرف یہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی اس قسم کا معاملہ ہو تو اس کی appeal وہاں پر تیرہ سال تک نہ پڑی رہے بلکہ within ninety days اس کا فیصلہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ courts کی jurisdiction موجود ہے اور اس میں کوئی bar نہیں ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill.

Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن مصدرہ 2011

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No.54 of 2011). Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No.54 of 2011), as passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No.54 of 2011), as passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I oppose it.

MRS AMNA ULFAT: Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ ہماری حکومت کا ایک پرانا وتیرہ ہے کہ اٹھارہویں گریڈ کے ایک آدمی کو اکیسویں گریڈ کی سیٹ پر ڈی سی اولاہور لگا دیا گیا۔ جب ایک شخص ہائیکورٹ میں گیا تو انہوں نے وہ قانون ہی تبدیل کر دیا کہ وزیراعلیٰ جس آدمی کو چاہیں ڈی سی او لگا سکتے ہیں۔ اب وہ بیس گریڈ کی بجائے انیس، اٹھارہ یا سترہ کے بھی پابند نہیں ہیں۔ ایک فرد کو نوازنے کے لئے یہ اس معزز ایوان سے قانون سازی کراتے ہیں اور اب بھی یہ کچھ اسی قسم کی قانون سازی کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! غالباً نوے ہزار کے قریب سرکاری ملازم ہیں جن کے ہاؤسنگ کے معاملات ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں کہ جنہوں نے ہائیکورٹ کے اندر writ کی ہوئی ہے۔ کئی لوگ صوبائی محتسب کے پاس گئے ہوئے ہیں اور کئی لوگوں کی اپیلیں گورنر صاحب کے پاس ہیں۔ بجائے اس کے کہ ان کو ان کے حقوق دیئے جائیں انہوں نے ایک ایسی legislation کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں ان سرکاری ملازموں کو وہ حقوق نہ دینے پڑیں۔ اس لئے گورنر پنجاب نے یہ Bill ان کو واپس کیا ہے۔

وہی ہے چال بے ڈھنگی
جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

جناب سپیکر: اجلاس کا ٹائم آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ آمنہ اُلفت!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! The Punjab Government Servant Housing Foundation (Amendment) Bill کے حوالہ سے میری سمجھ میں جو سیدھی سیدھی بات آتی ہے اس میں گورنر صاحب نے کہا ہے کہ:

The Governor has been pleased to observe as under.

1. The existing provisions of section 174 of the Punjab Government Servant Housing Foundation Act 2004 provides that all payments made by a member shall be updated annually at the rate of mark up as may be determined by the Board from time to time.

جناب والا!سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ اس بل میں mark up کو حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ رزق حلال کمانے والے لوگوں کے ساتھ صریحاً زیادتی ہے۔ میں اس کو صرف یہ کہوں گی کہ ایسی زیادتی کے مرتکب نہ ہوں کہ کل کو گورنمنٹ کے سرونٹس کے بچے اس کو بھگتیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں گورنر صاحب کا message صرف یہ تھا کہ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کو جو ادائیگی کی جاتی ہے اُس کے ساتھ سود بھی دیا جائے لیکن چونکہ ممبران کی اقساط کے علاوہ فاؤنڈیشن کی کوئی انکم نہیں ہے اور اُسی پیسے سے انہوں نے ڈویلپمنٹ کرنی ہوتی ہے اور مکانات بنانے ہوتے ہیں اس لئے یہ فاؤنڈیشن سود کی ادائیگی کسی طرح بھی afford نہیں کر سکتی۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill.

Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: ملک اعتبار خان، مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم)مذبحہ خانہ مویشی کنٹرول پنجاب مصدرہ2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیا جانا

ملک اعتبار خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 4 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ محترمہ کرن ڈار صاحبہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) (انضباط) ترقیاتی اداروں کی فروخت اراضی 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ کرن ڈار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

The Disposal of Land by Development Authority Regulation (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 10 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ حافظ میاں محمد نعمان صاحب، مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1774/11 جعلی پیروں کی مبینہ مجرمانہ سرگرمیوں کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

حافظ میاں محمد نعمان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-342 regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-342 regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-342 regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب اعجاز احمد خان صاحب مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی بہاولپور مصدرہ 2012، گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2012، گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ مصدرہ 2012 اور مسودہ قانون نصاب تعلیمی درسی کتب کی نگرانی و تعلیمی معیارات کی نگہداشت پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Supervision of Curricula Text Books and Maintenance of Standards of Education Bill 2012.

The Government Sadiq College, Women University, Bahawalpur Bill 2012 (Bill No. 7 of 2012)

The Government College, Women University, Faisalabad Bill 2012 (Bill No. 8 of 2012)

The Government College, Women University, Sialkot Bill 2012 (Bill No. 9 of 2012) and Starred Questions No. 3435, 3436 and 2481.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Supervision of Curricula Text Books and Maintenance of Standards of Education Bill 2012.

The Government Sadiq College, Women University, Bahawalpur Bill 2012 (Bill No. 7 of 2012)

The Government College, Women University, Faisalabad Bill 2012 (Bill No. 8 of 2012)

The Government College, Women University, Sialkot Bill 2012 (Bill No. 9 of 2012) and Starred Questions No. 3435, 3436 and 2481.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Supervision of Curricula Text Books and Maintenance of Standards of Education Bill 2012.

The Government Sadiq College, Women University, Bahawalpur Bill 2012 (Bill No. 7 of 2012)

The Government College, Women University, Faisalabad Bill 2012 (Bill No. 8 of 2012)

The Government College, Women University, Sialkot Bill 2012 (Bill No. 9 of 2012) and Starred Questions No. 3435, 3436 and 2481.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو صاحب، سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی مصدرہ 2011 کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں

The Parks and Horticulture Authority Bill 2011 (Bill No. 36 of 2011)

کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ جی، چودھری شہباز احمد صاحب، مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری شہباز احمد: جناب سپیکر! میں ایوان میں یہ رپورٹ پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 47 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹ
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب چودھری شہباز احمد، مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری شہباز احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Employees Efficiency and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Employees Efficiency and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Employees Efficiency and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(114)/2012/571. Dated. 31st March, 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. March 30, 2012 (Friday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 30th March 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB